﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 17 | جمعۃ المبارک 15/اکتوبر 2010ء — 08/ذی القعدہ 1431 ہجری قمری ۞ 15/اخاء 1389 ہجری شمسی | شمارہ 42

غیبت نیکیوں کو مٹا دیتی ہے

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے دن ایک آدمی کے پاس اس کا کھلا اعمالنامہ لایا جائے گا۔ وہ اس کو پڑھے گا پھر کہے گا کہ اے میرے رب مَیں نے دنیا میں فلاں فلاں نیک کام کئے تھے وہ تو اس میں نہیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ نیکیاں تمہارے نامہ اعمال سے مٹا دی گئی ہیں۔

(کنز العمال جلد 3صفحہ236۔کتاب الاخلاق من قسم الاقوال)

مخالفین کا یہ وہم ہے کہ وہ کسی احمدی کو بھی ایمان سے پھرا سکیں گے۔ لاہور کی شہادتوں کے بعد نوجوانوں اور نومبائعین میں پہلے سے زیادہ ایمان اور یقین پیدا ہوا ہے۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیوں کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متفرق دلائل اور نشانات کا تذکرہ

اے نفرتوں کے شرارے پھیلانے والو! تم وہ لوگ ہو جو ظلمتوں کے پجاری ہو اور نور سے دور ہو۔ الٰہی جماعت کے خلاف نفرتوں کے تیر چلانے کی جس مہم میں تم مصروف ہو یہ یقیناً تمہیں خدا کی پکڑ میں گرفتار کرے گی۔ تم پر بہت کھل کر اتمام حجت ہو چکی ہے۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اس سے ڈرو۔

قرآنی دلائل، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات، عقلی دلائل، زمینی و آسمانی نشانات، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتیں اور آج تک ان کا جاری تسلسل تمہاری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔

آج جبکہ فتنہ وفساد اور مخالفت کی آندھیاں زور دکھا رہی ہیں ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا، بچہ اپنے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور صداقت پر مزید مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعا کرے۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ایمان میں پہلے سے بڑھاتا چلا جائے۔

شہداء کے لئے دعا کریں کہ انہوں نے جو عظیم قربانیاں دے کر ایک نئی روح ہمارے دلوں میں پھونکی ہے اس کو ہمیشہ جاری رکھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44 ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز، ولولہ انگیز اختتامی خطاب)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK)

(دسویں و آخری قسط)

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل جماعت احمدیہ کی مخالفت کا ایک اور دَور بڑی شدت کے ساتھ جاری ہے۔ لیکن اس کی ہمیں فکر نہیں ہے کیونکہ الٰہی جماعتوں کی جب مخالفت شدت اختیار کرتی ہے تو فضلِ الٰہی بھی بڑھ کر برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے قرآنی آیت کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی یہی سنت بتائی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں اور ان کی جماعت کو خود کھڑا کر کے پھر انہیں ضائع نہیں کرتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ مشکلات اور مصائب میں اس قدر ڈال دیئے جاتے ہیں کہ وہ ہل کر رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ مخالفین کی مخالفت مؤمنین کو اس کے حضور مزید جھکانے والا بنائے۔ ان کو دعاؤں کی طرف مزید توجہ پیدا ہو۔ ان کے خدا تعالیٰ سے تعلق میں مزید جلا پیدا ہو اور اس شدتِ مخالفت اور تکلیف میں بھی وہ غیر اللہ کی طرف نہ جھکیں بلکہ خدا تعالیٰ کو ہی پکاریں اور مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی آواز ان کے دل کی گہرائیوں سے نکل کر عرش کو ہلا دے اور پھر جب اللہ تعالیٰ کا جواب اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ (البقرۃ:214) آتا ہے یعنی اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے تو اس سے ان کے دل تسلی پاتے ہیں۔ اور یہی نظارہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم دیکھیں گے اور یقیناً دیکھیں گے، اور یقیناً دیکھیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی صدا تو ہم بلند کریں گے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں اور صداقت پر کبھی دل میں شکوک پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ مخالفین کے مختلف طریقوں سے حملوں کے دفاع کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے تیاری تو کریں گے لیکن دشمن کے دجل اور خوف میں آ کر کبھی اپنے ایمانوں میں کمزوری نہیں دکھائیں گے۔ جانی اور مالی نقصان پہنچانے کی دشمن کوشش بھی کرے گا کچھ حد تک کامیاب بھی ہو گا لیکن جماعت کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل دشمن ایک یہ چال بڑی شدت سے چل رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے حوالوں کو بغیر سیاق وسباق کے اور توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے تا کہ کم علم احمدی مسلمانوں کو بھی احمدیت سے پیچھے ہٹایا جائے اور غیر احمدی مسلمانوں کے جذبات کو بھی انگیخت کر کے فتنہ کو ہوا دی جائے۔ اور یہی ہمیشہ سے فتنہ پردازوں اور معترضین کا شیوہ رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ مخالفین جو کوششیں اپنی طرف سے کر رہے ہیں یہ ان کا وہم ہے کہ وہ کسی کو بھی ایمان سے پھرا سکیں گے۔ اور یہ کمزور ترین احمدی پر بھی بدظنی ہے اور اس میں انشاء اللہ تعالیٰ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ بلکہ جیسا کہ میں کئی مرتبہ گزشتہ دنوں میں بیان کر چکا ہوں کہ لاہور کی شہادتوں کے بعد نوجوانوں اور نومبائعین میں پہلے سے زیادہ ایمان اور یقین پیدا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مخالفین کی کوشش ہے کہ وہ لوگ جو جماعت کے قریب ہیں اور جماعت سے ہمدردی رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتب کے غلط حوالے دے کر ان میں تنفر پیدا کیا جائے۔

حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضور علیہ السلام نے اپنی صداقت کے ثبوت مہیا فرمائے ہیں اور قرآن مجید، احادیث اور زمینی و آسمانی نشانات اور ائمہ سلف کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ تکمیلِ ہدایت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کامل طور پر ہو چکی لیکن اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ دوسرا زمانہ ہو جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروزی رنگ میں ظہور فرماویں اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی معہود کا زمانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ (الصف:10) اس شان میں فرمایا گیا ہے۔ تمام مفسرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے زمانے سے متعلق ہے۔ درحقیقت اظہارِ دین اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ کل مذاہب میدان میں نکل آویں۔ اور اشاعتِ مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں۔ اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آ گیا ہے۔ جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اسی قدر عظمت کے ساتھ

مسیح موعود کے زمانے کی تصدیق ہوتی جاتی ہے۔ اور اظہارِ دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔ اس لئے یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ (الصف:10) کہہ کر فرمائی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ وہ وقت قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق تجلّی فرمائے گا اور اپنے زور آور حملوں سے دکھا دے گا کہ اس کا نذیر سچا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ احادیث نبویہ میں صراحت سے لکھا گیا ہے کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا جیسا کہ موسیٰ کے سلسلے کا مسیح اسی قوم میں سے تھا نہ کہ آسمان سے آیا تھا۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ کس طرح آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سلسلہ کی ترقی کی بشارات دی گئیں اور بتایا گیا کہ ہندوؤں، سکھوں اور یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں میں سے بھی لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے اور ہر ایک سعید فطرت اس طرف کھینچا جائے گا۔ اور بہت سے ہولناک نشان ظاہر ہوں گے۔ تب سعید لوگ جاگ اٹھیں گے کہ کیا ہوا چاہتا ہے؟ کیا یہ وہی زمانہ نہیں جو قرب قیامت ہے جس کی نبیوں نے خبر دی ہے اور کیا یہ وہی انسان نہیں جس کی نسبت اطلاع دی گئی تھی کہ اس امت میں سے وہ مسیح ہو کر آئے گا جو عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔ تب جس کے دل میں ایک ذرہ بھی سعادت اور رشد کا مادہ ہے خدا تعالیٰ کے غضبناک نشانوں کو دیکھ کر ڈرے گا اور طاقتِ بالا اس کو کھینچ کر حق کی طرف لے آئے گی، اور اس کے تمام تعصب اور کینے یوں جل جائیں گے جیسے خشک تنکا بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑ کر بھسم ہو جاتا ہے۔ غرض اس وقت ہر ایک رشید خدا کی آواز سن لے گا اور اس کی طرف کھینچا جائے گا اور دیکھ لے گا کہ اب زمین اور آسمان دوسرے رنگ میں ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ آپ نے اپنی دعویٰ سے پہلے کی زندگی کو بھی اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا ہے اور آپؑ نے مخالفین سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے کہ جو شخص اس قدر مدتِ دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افتراء اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہ بولا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ بخلاف اپنی عادتِ قدیم کے اب وہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے لگا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات کے حوالہ سے چار عظیم الشان پیشگوئیوں کا ذکر بھی فرمایا۔ پہلی یہ کہ خدا تعالیٰ ایسے وقت میں جب کہ میں اکیلا تھا اور کوئی میرے ساتھ نہ تھا، اس زمانے میں جس کو اب قریباً تئیس سال گزر چکے ہیں مجھے خوشخبری دیتا ہے کہ تو اکیلا نہیں رہے گا۔ اور وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ تیرے ساتھ فوج در فوج لوگ ہو جائیں گے۔ اور وہ دور دور راہوں سے تیرے پاس آئیں گے۔ اور کثرت سے آئیں گے۔

دوسری پیشگوئی ہے کہ ان لوگوں سے بہت سی مالی مدد ملے گی۔ ان پیشگوئیوں کے بارے میں ایک دنیا گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام کے موافق لوگوں کا رجوع ہو گیا اور اپنے مالوں کے ذریعے سے لوگ مدد بھی کرنے لگے۔

تیسری پیشگوئی یہ ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلے کو معدوم کر دیں اور اس نور کو بجھا دیں مگر وہ اس کوشش میں نامراد رہیں گے۔ یہ تینوں پیشگوئیاں آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں۔ اس قدر اقبال اور نصرتِ الٰہی کی پیشگوئی اگر صرف عقل اور اٹکل کے ذریعے سے ہو سکتی ہے تو منکر کو چاہیے کہ نام لے کر اس کی نظیر پیش کرے۔ ان تینوں پیشگوئیوں کو یکجائی نظر کے ساتھ دیکھ کر ماننا پڑے گا کہ یہ انسان کا کام نہیں ہے۔ انسان تو یہ دعویٰ بھی نہیں کر سکتا کہ اتنی مدت تک زندہ بھی رہ سکے۔

پھر چوتھی پیشگوئی ان الہامات میں یہ ہے کہ ان دنوں میں سلسلے کے دو مرید شہید کئے جائیں گے چنانچہ والئ کابل کے حکم سے مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ فکر کہ یہ دو شہید تو ہوئے ہیں اب آئندہ جماعت کا کیا حال ہوگا۔ اس کو بھی ہم دیکھتے ہیں کس شان سے پوری ہوتی چلی جا رہی ہے، اور آج تک شہدائے احمدیت کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ آج ان پیشگوئیوں کو اگر آپ دیکھیں، جماعت کی تعداد کروڑوں میں پہنچ چکی ہے اگر کسی کی دیکھنے کی نظر ہو تو یہی بہت بڑا صداقت کا ثبوت ہے۔ آج ہم نے عالمی بیعت کا نظارہ دیکھا ہے۔ یہی بات ہی منکرینِ جماعت کے لئے ایک صداقت کا ثبوت ہونا چاہئے۔ دنیا کے ایک سو اٹھانوے ممالک میں احمدیت کا پودا لگ گیا ہے۔ ایک چھوٹی سی جگہ قادیان سے ایک شخص کا دعویٰ ہے۔ کیا خدائی مدد کے علاوہ یہ کام ہو سکتا ہے؟ قطعاً نہیں ہو سکتا۔ مخالفت بھی ہر جگہ ہو رہی ہے، حکومتوں کی مخالفتیں بھی جاری ہیں، تشدد پسند گروہوں کی مخالفتیں بھی جاری ہیں۔ کیا اب بھی یقین نہیں کہ یہ الٰہی سلسلہ ہے؟ خدا کا خوف ان لوگوں کو کرنا چاہئے، خدا سے جنگ نہ کریں۔ کہ خدا سے لڑنے والے مٹا دیئے جاتے ہیں۔ پس ہم نے تو اگر کوئی ہتھیار ان سارے حملوں کے خلاف استعمال کرنا ہے، انسانی تدبیروں کے خلاف استعمال کرنا ہے تو دعا کا ہتھیار ہے اور جب تک ہم یہ ہتھیار استعمال کرتے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی دشمن، کوئی طاقت جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ "اور ہزارہا لوگ ایسے ہیں کہ محض خوابوں کے ذریعے سے خدا تعالیٰ نے میرا سچا ہونا ان پر ظاہر کر دیا ہے۔ غرض یہ نشان اس قدر کھلے کھلے ہیں کہ اگر ان کو یکجائی نظر سے دیکھا جائے تو انسان کو بجز ماننے کے بن نہیں پڑتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی ہم دیکھتے ہیں اور ہر سال دیکھتے ہیں کہ خوابوں کے ذریعے سے بے شمار لوگ احمدی ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے بعض ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے۔ حضور نے بتایا کہ الجزائر کی ایک فیملی نے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے اپنے چودہ سالہ بچے کے ذریعہ سے بیعت کی تھی اور مَیں جب اٹلی گیا ہوں مجھے وہاں یہ فیملی ملی بھی تھی۔ انہوں نے اپنے بچے کی خواب سنائی کہ انہوں نے بیان کیا کہ ان کے بیٹے کو کینسر تھا، ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر رہے ہیں تب دوسرے دن اس نے اپنے والد صاحب کو بتایا لیکن انہوں نے اس کی بات کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ کچھ ہی دنوں کے بعد وہ ڈش انٹینا پر ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ ریموٹ سے چینل تبدیل کر رہا تھا اچانک ایم۔ٹی۔اے نظر آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر دیکھتے ہی بچے نے کہا یہ تو وہی شکل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو مَیں نے خواب میں دیکھی تھی۔ اس کے بعد پھر انہوں نے عربی پروگرام دیکھنا شروع کیا اور پھر اس سارے خاندان نے بیعت کر لی۔ اور اس بچے کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس سارے خاندان کی ہدایت کا ذریعہ پیدا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بچے کو کینسر سے شفاء بھی ہو گئی۔

پھر شعبان اتہامی صاحب لکھتے ہیں کہ ماہِ اگست میں نمازِ تہجد کے بعد نمازِ فجر کا انتظار کر رہا تھا کہ نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک منادی بلند مگر خوبصورت اور میٹھی آواز میں کہہ رہا تھا۔ اے اللہ کے بندو! اٹھو اور نبی کا استقبال کرو۔ اس وقت میں نے پاکستانی کپڑوں سے ملتے جلتے اچھے کپڑے پہنے تھے جو میں نے پہلے کبھی نہیں پہنے تھے۔ کہتے ہیں اس وقت خواب میں باہر نکلا تو دائیں بائیں حدّ نظر تک پھیلا ہوا ہجوم دیکھا جہاں لوگ قطاروں میں کھڑے تھے، ان میں سبز لباس پہنے ہوئے بچے بھی تھے۔ آسمان کا رنگ اس قدر نیلا تھا کہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بہت سے ایسے پرندے بھی دیکھے جو پہلے نہ دیکھے۔ ان کی چونچیں لمبی تھیں، وہ ہمارے اوپر اڑ رہے تھے، چونچوں سے پانی کے قطرے ہم پر گرتے تھے۔ جن سے پیاسے اپنی پیاس اور بھوکے اپنی بھوک مٹاتے۔ ہم ایسے راستے پر چل رہے تھے جس کے آخر پر خانہ کعبہ تھا جس پر نیا غلاف چڑھایا گیا تھا۔ اور چاند بھی اس پر اپنی خوبصورت روشنی ڈال رہا تھا۔ قافلے کے شروع میں ایک شخص اونٹنی پر سوار تھا جس کے ہاتھ میں سوٹی اور کندھوں پر چادر رکھی تھی۔ اونٹنی کے پیچھے گھوڑوں کی ایک قطار تھی۔ جن پر خوبرو لوگ تھے، جن میں سے صرف ایک شخص کو پہچان سکا جو کہ خلیفہ رابع تھے۔ اونٹنی سوار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تھے جنہیں سب لوگ پہچان رہے تھے اور حضور کو ہاتھ ہلا کر سلام کر رہے تھے۔ بعض کہہ رہے تھے کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کا عصا موسیٰ یا حضرت شعیب کے عصا جیسا ہے۔ بعض نے کہا کہ عیسیٰ ہیں، بعض نے کہا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر سوار ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اور ظلّ ہوں۔ تب مختلف جہات سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور بعض دیگر آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل نعرے بلند ہونے لگے۔ یہاں تک کہ خود میں نے اپنی آواز بھی اس میں سنی اور اپنی آواز سن کر اٹھ گیا۔

پھر احمد باقیر صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں بچپن میں ایک امام مسجد سے قرآنِ کریم حفظ کیا کرتا تھا لیکن جب اس امام صاحب میں جھوٹ اور نفاق دیکھا تو اس کے پاس جانا چھوڑ دیا بلکہ مسجد اور نماز بھی چھوڑ دی۔ بعد میں ایک دوست باسرالخیمی صاحب کی تحریک پر میں نے دوبارہ نمازیں شروع کیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے رؤیا اور کشوف کا دروازہ کھول دیا۔ ایک رات خواب میں کہا گیا کہ مجھے محلے کی مسجد میں جانے کی بجائے گھر پر نماز پڑھنی چاہئے۔ ہم بعض دوست مل کر نماز پڑھنے لگے۔ اور نمازوں کی لذت حاصل ہونے لگی۔ پھر جب جماعت سے تعارف ہوا تو اس بارے میں استخارہ کیا۔ ایک بار خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن دی۔ اس کو پڑھنے سے مجھے شرحِ صدر حاصل ہوا۔ پھر ایک بار کشف میں حضرت مسیح موعود ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے تو ایک وہابی مولوی آپ پر اعتراض کرنے لگا آپ مسکراتے رہے۔ پھر آواز آئی کہ اس مولوی کو دور کر دیا جائے گا اس کے بعد یہ مولوی غائب ہو گیا۔ اس کشف کے بعد میرے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے اور بیعت کی توفیق ملی۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانے کی ضرورت دیکھی جاتی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں؟ پھر یہ بھی سوچا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی تائید کی ہے یا نہیں؟ پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ دشمنوں نے جو اعتراض اٹھائے ہیں ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا ہے یا نہیں؟ جب یہ تمام باتیں پوری ہو جائیں تو یہ مان لیا جائے گا کہ وہ انسان سچا ہے، ورنہ نہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ زمانہ اپنی زبانِ حال سے فریاد کر رہا ہے کہ اس وقت اسلامی تفرقہ کے دور کرنے کے لئے اور بیرونی حملوں سے اسلام کو بچانے کے لئے اور دنیا میں گمشدہ روحانیت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے بلاشبہ ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑوں کو پانی دیوے۔ اور یہ بات آج کل کے مسلمان بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ اخباروں میں بھی لکھ رہے ہیں، کالموں میں بھی لکھ رہے ہیں اور میٹنگوں میں بھی کہا جاتا ہے کہ ہمیں اگر ایک ہونا ہے، اسلام کی ترقی ہونی ہے تو ہمیں خلافت کی ضرورت ہے، ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ لیکن جو مصلح اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور دوسری شرط یعنی یہ دیکھنا کہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر آیا ہے یا نہیں، یہ شرط بھی میرے آنے پر پوری ہو گئی ہے کیونکہ نبیوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ جب چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہوگا تب وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا جو قمری حساب کے رو سے چھٹا ہزار جو حضرت آدم کے ظہور کے وقت سے لیا جاتا ہے مدت ہوئی جو ختم ہو چکا ہے اور شمسی حساب کی رو سے چھٹا ہزار ختم ہونے کو ہے۔ ماسوا اس کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدد آئے گا جو دین کو تازہ کرے گا۔ اور اب اس چودھویں صدی میں سے اکیس سال گزر چکے ہیں اور بائیسواں گزر رہا ہے کیا یہ اس بات کا نشان نہیں کہ مجدد آ گیا۔

اور تیسری شرط یہ تھی کہ کیا خدا نے اس کی تائید بھی کی ہے یا نہیں؟ سو اس شرط کا مجھ میں پایا جانا بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ اس ملک کے ہر ایک قوم کے بعض دشمنوں نے مجھے نابود کرنا چاہا اور ناخنوں تک زور لگایا اور بہت کوششیں کیں۔ لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے۔ کسی قوم کو یہ فخر نصیب نہیں ہوا کہ وہ کہہ سکے کہ ہم میں سے کسی شخص نے اس شخص کو تباہ کرنے کے لئے کسی قسم کی کوشش نہیں کی۔ اور ان کوششوں کے برخلاف خدا نے مجھے عزت دی اور ہزارہا لوگوں کو میرے تابع کر دیا۔ پس اگر یہ خدا کی تائید نہیں ہے تو اور کیا تھا؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج آپ لوگوں کی یہاں حاضری اس بات کی گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یقیناً یقیناً خدا کے فرستادہ اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں پس اگر خدا کا ایک پوشیدہ ہاتھ میرے ساتھ نہ ہوتا اور اگر میرا کاروبار محض انسانی منصوبہ ہوتا تو ان مختلف تیروں میں سے کسی تیر کا میں ضرور نشانہ بن جاتا اور کبھی کا تباہ ہوا ہوتا۔ اور آج میری قبر کا بھی نشان نہ ہوتا۔ کیونکہ جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے اس کے مارنے کے لئے کئی راہیں نکل آتی ہیں وجہ یہ کہ خدا خود اس کا دشمن ہوتا ہے مگر خدا نے ان لوگوں کے تمام منصوبوں سے مجھے بچا لیا جیسا کہ اس نے چوبیس برس پہلے خبر دی تھی۔ ماسوا اس کے کہ کیسی کھلی کھلی دلیل ہے کہ خدا نے میری تنہائی اور گمنامی کے زمانے میں کھلے لفظوں میں براہینِ احمدیہ میں مجھے خبر دی کہ میں تجھے مدد دوں گا اور ایک کثیر جماعت تیرے ساتھ کر دوں گا اور مزاحمت کرنے والوں کو نامراد رکھوں گا۔ ایک صاف دل لے کر سوچو کہ کس قدر نمایاں تائید ہے اور کیسا کھلا کھلا نشان ہے۔ کیا آسمان کے نیچے ایسی قدرت کسی انسان کو ہے یا کسی شیطان کو کہ گمنامی کے وقت ایسی خبر دے اور وہ پوری ہو جاوے، اور ہزاروں دشمن اٹھیں مگر کوئی اس خبر کو روک نہ سکے۔ پھر چوتھی شرط یہ تھی کہ مخالفوں نے جو اعتراض اٹھائے ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا یا نہیں؟ یہ شرط بھی صفائی سے طے ہو چکی ہے، کیونکہ مخالفوں کا ایک بڑا اعتراض یہ تھا کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہی دوبارہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر114

مکرم منیر صلاح الدین عودہ صاحب (1)

مکرم منیر صلاح الدین عودہ صاحب مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر کے بھائی ہیں۔آپ کوحضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ اُردوکلاس اورلقاءمع العرب کے پروگراموں میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔پھرمحترم حلمی الشافعی صاحب کی وفات کے بعدآپ کولقاءمع العرب میں بطور مترجم فرائض ادا کرنے کی بھی توفیق ملی۔اسی طرح آپ کوحضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مختلف دورہ جات پر بھی جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ 1994ء سے لے کرآج تک آپ کوایم ٹی اے کے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ آیئے ان کی زبانی ان کی بعض یادیں سنتے ہیں۔مکرم منیرعودہ صاحب بیان کرتے ہیں:

ابتدا میں شاید اس گھر کے ماحول کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جس میں ہم رہتے تھے۔مَیں کبابیر کے جس گھر میں رہتا تھااس میں میرے دادا جان احمدیت کے عاشق اورمبلغین کی خدمت میں پیش پیش رہنے والے فدائی وجود تھے۔ان کے جملہ اعمال وافعال میں احمدیت سے محبت وعشق کا پہلو نمایاں رہتا تھا اوراس میں وہ ہمارے لئے ایک مثال تھے۔باوجود کم سنی کے وہ مجھے بھی تبلیغی دوروں اور مبلغین سے ملاقاتوں میں اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں مبلغین کرام ہمارے گھر بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ شاید کبابیر سے مرکزِ جماعت اورخلیفۂ وقت کے ساتھ براہ راست رابطہ نہ ہوسکنے اور کبھی خلیفۂ وقت سے ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے خلافت کے مقام کا اور خلیفۂ وقت کی شخصیت کے بارہ میں اس کم عمری میں میرے ذہن میں کوئی تصور نہ تھا۔یہ درست ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی ایک بہت خوبصورت تصویر ہمارے گھر میں تھی لیکن خلافت کی عظمت اور آج کل کے بچوں کی طرح خلافت سے والہانہ محبت کا رنگ نہ تھا۔

خلافت کی عظمت کا پہلی دفعہ احساس

80ء کی دہائی کے بالکل شروع میں میرے دادا مکرم محمد صالح عودہ صاحب کی وفات ہوگئی۔نیک، دعاگواور ہر دل عزیز شخصیت ہونے کی وجہ سے ہرآنکھ نم تھی،خصوصًا اہل خانہ میں سے سب ہی ان کے فراق پرآبدیدہ تھے،لیکن میرے والدمکرم صلاح الدین عودہ صاحب کومَیں نے دیکھا کہ انہوں نے نہایت صبر سے یہ وقت گزارا، ویسے بھی وہ لوگوں کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرتے، اس لئے مَیں نے انہیں اس سانحہ کے موقعہ پر روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ان کی یہ بات نہ جانے کیوں میرے ذہن میں اٹک کر رہ گئی۔

اس کے دوسال بعد ہی مبلغ سلسلہ کے ذریعہ ہمارے گھر میں ایک ایسی خبر پہنچی جس کوسن کر مجھے ایسے لگا جیسے آسمان زمین پر آگرا ہو۔سب گھر والے یہ خبرسن کراتنے دکھ اوردردناک طریق پر رونے لگے کہ مَیں نے ان کی یہ حالت پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔حیرت انگیز بات یہ تھی کہ میرے والدصاحب جنہوں نے اپنے والدکی وفات پر بھی ضبط کا دامن تھامے رکھا تھا،اس خبر کے سنتے ہی بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگے۔ ان کے اس طرح رونے سے مجھے اندازہ ہوا کہ یہ کوئی بہت بڑے صدمہ کی خبر ہے۔لہذا مَیں نے بھی رونا شروع کردیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی وفات کی خبر ہے۔درحقیقت یہ پہلا موقعہ تھا جب مجھے اس کم عمری میں یہ احساس ہوا کہ خلیفہ کا مقام کس قدر بلند ہے۔وہ ہمارے اہل خانہ کے ہرفرد سے زیادہ محبوب وجود ہے۔گوکہ اس وقت میری عمرتو اتنی زیادہ نہ تھی لیکن میرے دل میں خلیفہ کی عظیم شخصیت کے بارہ میں مزید جاننے کے لئے ایک شمع روشن ہوگئی اورخلیفۂ وقت کے لئے ایک غیر معمولی محبت اورعقیدت کے جذبات پیدا ہوگئے تھے۔

بہرحال چند دنوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے انتخاب کی خبر اورآپ کی تصویر بھی ہمارے ہاں پہنچ گئی اورآپ کے ساتھ اس تصویر کے توسط سے اندر ہی اندر ایک رشتہ بنتا چلا گیا۔اس وقت کبابیر سے پاکستان جانا توناممکن تھااس لئے خلیفۂ وقت سے ملاقات کی ہم صرف تمنا ہی کرسکتے تھے۔ہاں ایک ہلکی سی امید تھی کہ جب حضور یورپ وغیرہ کے دورہ پر تشریف لائیں اور ہم وہاں چلے جائیں تو ملاقات کا موقعہ پیدا ہوسکتا تھا،لیکن ایسے مواقع پر بھی حضورانور سے ملاقات کسی خواب سے کم نہ تھی۔

خلیفۂ وقت سے امیدِ ملاقات

دوسال کے اندراندر ہی خداتعالیٰ کی تقدیر یوں ظاہرہوئی کہ حضورانور پاکستان سے ہجرت فرما کرلندن تشریف لے آئے،اورجلسہ سالانہ برطانیہ کی تاریخوں کا اعلان ہواتو کبابیر سے پہلی دفعہ ایک وفد نے شرکت کی۔یوں اہل کبابیر کا خلافت سے براہ راست رابطہ بحال ہوگیا۔ہمارے ہاں سے لوگ جلسہ پر آتے اورواپس جاکرخلیفۂ وقت کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات کے واقعات سناتے۔حضورانور کی شفقتوں اور محبتوں کے قصے بیان کرتے اور روحانیت سے معمور ایام کی یادوں کا تذکرہ کرتے۔یہ باتیں میرے دل میں حضورانور سے محبت اورآپ سے ملاقات کی آگ کو اوربھڑکا دیتی تھیں۔

پہلے جلسہ کے بعد میرے بڑے بھائی محمد شریف عودہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تلاوت کی کیسٹ لے آئے جسے مَیں اکثر سنتا رہتا اور دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ حضورانور سے ملاقات کا شرف بھی عطا فرمائے۔اسی امید وانتظار میں چھ برس گزرگئے جس دوران حضورانور کے خطبات جمعہ کی کیسٹس ہمیں پہنچتی رہیں۔1987ء میں ہمارے ہاں قادیان سے مکرم محمد حمید کوثر صاحب بطور مبلغ تشریف لائے اور انہوں نے حضورانور کے خطبات جمعہ کا عربی زبان میں ترجمہ شروع کیا۔مَیں ان کے لکھے ہوئے ترجمہ کو دوبارہ خوش خط کر کے لکھتا جس کی کاپیاں کروا کے احمدیوں کے گھروں میں پہنچائی جاتی تھیں۔یہ سلسلہ کچھ سال تک چلتا رہا۔پھر ہم نے سنا کہ جماعت کا ٹی وی چینل شروع ہورہا ہے اور بالآخر وہ وقت بھی آگیاجب ہم ڈشیں لگوا کرحضورانور کے خطبات جمعہ اورخطابات براہ راست سننے لگے۔

ایک پُرحکمت نصیحت

میرے دادا جان کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے متعدد بار ملاقات ہوئی تھی، اسی طرح میرے والداور بڑے بھائی کی حضرت خلیفہ رابعؒ سے کئی جلسوں پر ملاقات ہوئی لیکن مَیں اس سے محروم تھا۔میں نے اپنی اس قلبی خواہش کا ذکراپنے مبلغ مکرم محمد حمید کوثر صاحب سے کیا توانہوں نے کہا کہ آپ کی یہ تمنا ایک دن ضرور پوری ہوگی بس آپ یہ دعا کرتے رہیں: اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوالی ہوں اوراس کی محبت کا بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔اوراس عمل کی توفیق کا بھی طالب ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔اے اللہ، اپنی محبت کومیرے لئے میرے نفس اور میرے اہل اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ عزیز بنادے۔

ایم ٹی اے میں کام کی خواہش

جب ایم ٹی اے کی تین گھنٹے کی نشریات شروع ہوئیں تومَیں نے اس امید پر اپنی پڑھائی میں الیکٹرانکس کی لائن اختیار کر لی کہ شاید کبھی میری تمنا برآئے اور مجھے بھی ایم ٹی اے میں کام کرنے کی سعادت مل جائے۔

1990ء کے جلسہ سالانہ UK میں بھی جماعت احمدیہ کبابیر سے ایک بڑے وفد نے شرکت کی، جواس وقت تک کبابیر سے آنے والے وفود میں سے سب سے بڑا تھا۔ چالیس سے زائد افراد کے اس وفد کے نصف ممبران کی تعداد نوجوانوں پر مشتمل تھی اورخوش قسمتی سے مَیں بھی اس وفد کا حصہ تھا۔یہاں آکر مجھے احساس ہوا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد احمدی برادران کبابیر میں واپس جاکر جلسہ کی یادوں اور روحانی ماحول کے جو اوصاف بیان کیا کرتے تھے وہ تو اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ تھا جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اورمحسوس کیا۔

ایک معصوم خواہش

جلسہ کے پہلے دن کے اختتام پر ہمیں دوسرے دن عربی قصیدہ پڑھنے کے لئے کہا گیا اور بفضلہٖ تعالیٰ مَیں بھی ان پڑھنے والوں میں شامل تھا۔اوریوں میری برسوں کی دعائیں قبول ہوگئیں،اور مجھے یقین ہو گیا کہ نیت نیک ہواورلگن سچی ہوتو اللہ تعالیٰ ضرور کبھی نہ کبھی اسے بارآور کردیتا ہے۔

قصیدہ نہایت عمدگی سے پڑھا گیا اور حاضرین پر بھی اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ابھی ہم اپنی قیامگاہ میں پہنچے ہی تھے کہ حضورانور کی طرف سے قصیدہ پڑھنے والوں کے لئے آموں کا تحفہ بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔اس کے بعد حضور انور کے ساتھ ہماری قصیدہ پڑھنے والوں کی علیحدہ ملاقات بھی ہوئی جس میں ایک عجیب واقعہ یہ ہوا کہ حضورانور نے اس ملاقات میں موجود ایک چھوٹے بچے کو اٹھاکر اپنی گودمیں بٹھا لیا اوراسے پیشانی سے بوسہ دیا۔ یہ محبت وشفقت اور یہ پیار کا اظہار دیکھ کرمیرے دل میں یہ معصوم سی خواہش پیدا ہوگئی کہ کاش حضورانور سب کو اس پیار ومحبت سے نوازیں۔اوراس خواہش کی تکمیل کے لئے دعا کرنے لگا۔شاید وہ کوئی قبولیت کی گھڑی تھی اورمیری دعا یوں قبول ہوئی کہ بعد مَیں حضور انور کی اتنی شفقتیں اورعنایتیں اورالطاف واکرام ملے کہ ساری تمنائیں پوری ہوگئیں۔

پہلی پرائیویٹ ملاقات

1990ء کے جلسہ کے موقعہ پرہی حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کے ساتھ میری پہلی پرائیویٹ ملاقات ہوئی۔اس ملاقات میں میرے بھائی محمد شریف عودہ صاحب بھی موجود تھے۔اس ملاقات کے لطف اور روحانی سرورکا تصور اور یادیں بھی آج تک مجھے مسحور کردیتی ہیں،حتیٰ کہ اس ملاقات سے پہلے انتظار کے لمحات کی لذّت کا رنگ بھی نرالا تھا۔ اس ملاقات میں باوجودکوشش کے ہماری زبان سے کوئی لفظ ادانہ ہو سکا۔اس کے باوجود میرا خیال ہے کہ شاید یہ میری زندگی کی واحد ملاقات تھی جس میں مَیں نے اپنے دل کی ہر بات کہہ دی۔محبت وعشق ووفا کی داستانوں میں نگاہوں سے گفتگو کی جاتی ہے، جذبات کی زبان سمجھی جاتی ہے،اورآنسوؤں کی زبانی حالِ دل کہا جاتا ہے۔یہی حال ہمارا ہوا اور ہرطرح کی قوت گویائی اشک بن کرسرِ رخسار حکایت دل رقم کرنے لگی۔اگرچہ یہ ملاقات تقریباً پانچ منٹ تک جاری رہی لیکن ہماری کیفیت نہ بدلی ۔ بالآخر حضور انور نے ہمیں آنسو پونچھنے کے لئے دورومال عطا فرمائے۔اوریوں ہم نے سب کچھ کہہ دیا اورحضورانور نے سب کچھ سمجھ لیا۔

آنسوؤں کی بھی ہے زبان ندیم
لفظ ہی نامہ بر نہیں ہوتا

خلیفۂ وقت کے دست مبارک سے انعام

1993ء کے آخر پرکبابیر میں میری پڑھائی ختم ہوگئی اورمَیں نے برطانیہ میں مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے کسی مناسب یونیورسٹی کی تلاش شروع کردی۔مجھے نیوکاسل یونیورسٹی فیسوں اورتعلیمی معیار کے مطابق ٹھیک لگی۔ میری پڑھائی 1994ء میں شروع ہونی

تھی۔اسی اثنا میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے خدام کے عالمی اجتماع کا انعقاد کیا جس میں 30 خدام پر مشتمل ایک بڑا وفد کبابیر سے بھی شامل ہوا۔مَیں نے بعد میں UK میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جانا تھا اس لئے اس وفد کے ساتھ ہی آ گیا۔ یہ ہمارا پہلا موقعہ تھا کہ خلیفۂ وقت کی موجودگی میں مختلف کھیلوں میں شریک ہو رہے تھے۔کبابیر کے خدام نے باسکٹ بال اور فٹبال میں حصہ لیا اور بفضلہٖ تعالیٰ باسکٹ بال میں ہم نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ چونکہ میں اس ٹیم کا کیپٹن تھا اس لئے حضور انور کے دست مبارک سے انعام وصول کیا۔ شاید اور کسی کے لئے یہ بات اتنی زیادہ اہمیت کی حامل نہ ہو لیکن ہم ترسے ہوؤں کو جب یہ روحانی جام پینے کو ملا تو ایک عجیب لطف اور روحانی نشے کا سماں پیدا ہو گیا جس کا الفاظ میں بیان ممکن نہیں۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ حضور انور رحمہ اللہ کبابیر کی ٹیم کی کامیابی پر بہت زیادہ خوش تھے۔

احمدیت کی عالمی یونیورسٹی میں

اس اجتماع کے بعد میں نیو کاسل یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے برطانیہ آ گیا۔اور چند ہفتے بورنمتھ شہر میں رہا۔میں ابھی اسی شہر میں رہائش پذیر تھا کہ ایک دن اس وقت کے امیر صاحب یوکے کا مجھے فون آیا۔انہوں نے فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ یہاں آ گئے ہیں لہذا اگر ہو سکے تو پہلے لندن آجائیں تا کہ ملاقات بھی ہو جائے۔ بہرحال میں اسی ہفتے لندن پہنچ گیا جہاں مجھے بہت محبت سے خوش آمدید کہا گیا۔یہاں آکر مجھے پتہ چلا کہ پروگرام لقاء مع العرب کی ریکارڈنگ شروع ہو چکی ہے اور حضور انور نے ازراہ شفقت مجھے بھی اس میں بیٹھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔میری کوشش تو ایک دنیوی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیاوی تعلیم سے پہلے احمدیت کی اس عالمی یونیورسٹی میں دینی علوم سیکھنے کا انتظام فرما دیا۔

لقاء مع العرب کی ریکارڈنگ جاری رہی حتی کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کا وقت آ گیا اور مَیں نے کچھ دن کی چھٹی لے لی اور جلسہ کے لئے حاضر ہو گیا۔جلسہ کے دوران مَیں نے اپنے بھائی اور بھابھی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی جس میں حضور نے انگریزی زبان میں مجھ سے میری پڑھائی کے بارہ میں پوچھا جس کا واضح طور پر میں جواب نہ دے سکا۔لہذا میرے بھائی نے میری مدد کی اور حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ منیر نیو کاسل یونیورسٹی میں پڑھنے کیلئے جا رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ ملک کے شمال میں اتنی دور کیوں جا رہا ہے؟ یہاں لندن میں ہی مرکزِ جماعت کے قریب رہنا چاہئے جہاں یہ جماعت کے مختلف پروگراموں میں بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ہم نے حضور انور کے اس فرمان پر سب خیالات چھوڑ کر لندن میں ہی رہنے کا پروگرام بنا لیا۔پھر چند دن دارالضیافت میں رہنے کے بعد مجھے مسجد کے قریب رہائش کے لئے مناسب جگہ بھی مل گئی جہاں میں تین سال تک رہا۔

خلیفۂ وقت۔محبت کا ایک چشمہ

مجھے جو گھر ملا وہ مسجد کے بالکل قریب اور حضور انور کے گھر کے بالمقابل تھا۔جہاں رہ کر مجھے حضور انور کی عظیم شخصیت اور آپ کے اخلاق کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ مجھے جس بات نے سب سے زیادہ حیران کیا وہ یہ تھی کہ کس طرح خلیفہ وقت کوئی ایسا محبت کا چشمہ ہے جو ہر احمدی کو اس طرح محبتوں کے جام پہ جام بھر کر پلاتا جاتا ہے کہ ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ جو محبت اسے ملی ہے شاید کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی۔

اردو کلاس میں شرکت

1994ء کی بات ہے کہ مَیں دارالضیافت میں قیام پذیر تھا، رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا تھا کہ حضور انور رحمہ اللہ نے مجھے ایم ٹی اے کی ٹیم میں شامل ہونے کا ارشاد فرمایا۔اس طرح میں طوعی طور پر ایم ٹی اے میں کام کرنے والے دیگر نوجوانوں کے ساتھ کام کرنے لگا۔ یہ نوجوان اپنے کام سے فارغ ہو کر سیدھا ایم ٹی اے آجایا کرتے تھے اور رات گئے تک مختلف امور کی انجام دہی میں مصروف رہنے کے بعد گھر جاتے جہاں شاید بمشکل دو تین گھنٹے سو کر دوبارہ اپنے کام پر چلے جاتے تھے۔

ایم ٹی اے میں میرے سپرد ایڈیٹنگ وغیرہ کا کام بھی تھا جس کو باحسن سرانجام دینے کے لئے پروگرام کی زبان کا علم ہونا بہت ضروری تھا۔انہی دنوں میں حضور انور رحمہ اللہ نے اردو کلاس کا اجراء فرمایا۔ مَیں کیمرہ پر پردہ کے پیچھے اس کلاس سے استفادہ کرتا رہتا حتی کہ کئی باتوں اور الفاظ کی مجھے سمجھ آنی شروع ہو گئی۔ دوسری طرف میں نے حضور انور کے خطبات اردو زبان میں ہی سننے شروع کر دیئے۔الحمدللہ اس کا بہت زیادہ فائدہ ہوا اور مجھے خطبات اور عام بول چال کی کافی حد تک سمجھ آنی شروع ہو گئی۔

کچھ عرصہ کے بعد ایک دن اردو کلاس کی ریکارڈنگ کے لئے مَیں کیمرہ کے پیچھے کھڑا تھا کہ حضور انور نے فرمایا: آپ کو کیمرے کے پیچھے نہیں بلکہ آگے بیٹھنا چاہئے۔ چنانچہ اس طرح مجھے بھی اس کلاس میں شمولیت کی توفیق ملی۔

چند کلاسز میں شمولیت کے بعد ہی مَیں نے حضور انور کے بعض سوالوں کا جواب ٹوٹی پھوٹی اردو میں دینا شروع کر دیا۔ جب حضور انور کو اس بات کا علم ہوا کہ مجھے اُردو سمجھ آجاتی ہے تو پھر اس کے بعد سوائے شاذ و نادر کے حضور نے میرے ساتھ اردو زبان میں ہی بات کرنی شروع کر دی۔

ابھی مجھے اردو کلاس میں شامل ہوئے تین ہفتے ہی گزرے تھے کہ جلسہ سالانہ جرمنی آ گیا اور حضور انور جرمنی تشریف لے گئے۔اس وقت میرے ایک دوست کے کہنے پر ہم بھی وہاں پہنچ گئے۔مَیں نے وہاں سیکیورٹی میں ڈیوٹی لگوا لی۔ چنانچہ پہلے دو دن میں نے سٹیج پر ڈیوٹی دی۔تیسرے دن وہاں پر بعض نوجوانوں نے قصیدہ پڑھنا تھا تو مجھے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے پیغام موصول ہوا کہ حضور انور نے فرمایا ہے کہ مَیں ان نوجوانوں کو قصیدہ کی پریکٹس کرواؤں۔مَیں نے قصیدہ سنا تو الحمدللہ انہوں نے غیر معمولی تیاری کی ہوئی تھی۔

اس جلسہ میں تیس سے پینتیس ہزار افراد جماعت شامل تھے۔اور میں نے اتنی زیادہ تعداد میں احمدیوں کو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔مَیں نے سٹیج سے سیکیورٹی کی ڈیوٹی کے دوران تو خیمہ میں بیٹھے احباب کو دیکھا تھا لیکن نہ جانے کیوں میرا دل چاہا کہ اس بڑے ہال کے آخر پر جا کر مومنوں کے اس حشدِ کبیر کو دیکھوں اور اس منظر سے لطف اندوز ہوں۔لہذا تیسرے دن مَیں سٹیج پر ڈیوٹی دینے کے بعد میں ہال کے آخر میں چلا گیا۔مَیں ابھی ہال کے آخر پر پہنچا ہی تھا کہ حضور انور کا خطاب ختم ہو گیا، جس کے بعد حضور نے اعلان فرمایا کہ اب ہم ایک قصیدہ سنتے ہیں۔ جب قصیدہ پڑھنے کیلئے نوجوان سٹیج پر آ گئے تو حضور انور نے فرمایا منیر کہاں ہے؟ وہ ان کے ساتھ کیوں نہیں آیا؟ خیمہ کے آخر پر آواز صحیح طور پر نہ آ رہی تھی جس کی وجہ سے مجھے کچھ سمجھ نہ آیا۔ پھر حضور انور نے میجر صاحب سے پوچھا کہ منیر کہاں ہے؟ میجر صاحب نے عرض کیا کہ حضور کچھ دیر پہلے تو یہاں پر سٹیج پر ڈیوٹی دے رہا تھا اب نہ جانے کہاں چلا گیا ہے۔اتفاقاً اس جملہ کی مجھے سمجھ آ گئی اور مَیں نے خیمہ کے آخر سے ہی دوڑ لگا دی۔ مجھے دوڑتا ہوا دیکھ کر بعض لوگوں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ منیر خیمہ کے آخر سے بھاگتا ہوا آ رہا ہے۔مَیں سٹیج پر پہنچا تو حضور نے مسکراتے ہوئے بڑے پیار سے فرمایا: تم کہاں چلے گئے تھے؟ پھر فرمایا: چلو ان کے ساتھ قصیدہ پڑھو۔مَیں نے تو قصیدہ صرف سنا ہی تھا، پڑھنے کی تیاری تو نہ کی تھی۔ پھر ایک ساتھ پڑھنے کے لئے تو مزید پریکٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن مَیں نے کہا کہ جب حضور انور ایسا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ توفیق بھی دے گا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے تیاری نہ ہونے کے باوجود بھی قصیدہ اچھا پڑھا گیا۔ہم قصیدہ پڑھنے کے بعد جا رہے تھے کہ حضور انور نے مجھے بلا کر پاس کھڑا کر لیا اور حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس نوجوان کی طرف دیکھیں اس نے تین ہفتوں میں اُردو بولنا سیکھ لیا ہے، اب آپ اس سے اُردو میں گفتگو کریں تو یہ آپ کو اُردو میں جواب دے گا۔ پھر حضور انور نے حاضرین کے سامنے ہی مجھ سے اُردو میں بعض سوالات کئے اور الحمدللہ کہ مَیں نے ان کے صحیح جوابات دیئے۔ازاں بعد حضور انور تو تشریف لے گئے لیکن لوگ میرے ساتھ اُردو میں باتیں کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ان میں سے بعض کی باتیں مجھے سمجھ آئیں اور مَیں نے حسب استطاعت جوابات بھی دیئے جبکہ بعض کی باتوں کو سمجھنے سے قاصر رہا۔اس بات نے میرے اندر ندامت کا ایک عجیب احساس پیدا کر دیا۔مَیں نے کہا کہ خدا کے مقرر کردہ خلیفۃ المسیح نے میرے بارہ میں یہ کہا ہے کہ مجھے اُردو آتی ہے اور جو چاہے میرے ساتھ اُردو میں بات کر سکتا ہے۔ لہذا مجھے حضور انور کی یہ بات سو فیصد سچ کر کے دکھانی چاہئے اور ثابت کرنا چاہئے کہ حضور انور نے بالکل درست فرمایا تھا۔لہذا اس بات نے مجھ میں اُردو سیکھنے کا ایک جنون پیدا کر دیا۔

شہد کی مکھی کے ڈنکنے کا علاج

مجھے شہد کی مکھی کے ڈنکنے سے الرجی ہو جاتی تھی اور کبابیر میں بھی کئی دفعہ جب ایسا ہوا تو مجھے ہسپتال جانا پڑا اور مکمل شفایابی کیلئے اینٹی بایوٹکس کا کورس کرنا پڑتا تھا۔

لندن میں قیام کے دوران ایک دفعہ سوتے میں شہد کی مکھی نے مجھے گردن پر ڈنگ لیا۔مَیں سیدھا مسجد میں آ گیا، جہاں پرائیویٹ سیکرٹری کے آفس میں بشیر صاحب سے کہا کہ مجھے فوری دوا کی ضرورت ہے بصورت دیگر حالت خراب ہو جائے گی اور مجھے ہسپتال جانا پڑے گا۔حضور انور اس وقت اپنے دفتر میں ہی تھے۔ بشیر صاحب نے کہا کہ جب حضور انور مجھے کسی کام سے بلائیں گے تو مَیں آپ کی درخواست عرض کر دوں گا لیکن اگر آپ کہتے ہیں کہ مَیں ابھی حضور انور کی خدمت میں عرض کر دوں تو مَیں اجازت لے کے چلا جاتا ہوں۔مَیں نے کہا کہ آپ صرف اس کام کے لئے نہ جائیں مَیں انتظار کر لیتا ہوں۔ ابھی پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ میری پیشانی پر سوجن نمایاں ہونے لگی اور میری آنکھوں کی شکل بدلنے لگی، ساتھ مجھے سانس لینے میں بھی کسی قدر دشواری پیش آنے لگی۔ جب بشیر صاحب نے میری یہ حالت دیکھی تو فوراً حضور انور کی خدمت میں فون پر سب کچھ عرض کر دیا۔حضور انور نے فرمایا کہ انہیں فلاں دوا دے دیں۔انہوں نے فوراً وہ دوا بنائی اور مجھے دیدی۔ اس وقت مجھے ہومیوپیتھی کی افادیت پر کوئی خاص یقین نہ تھا بلکہ شاید کبھی ہومیوپیتھی ادویات استعمال ہی نہ کی تھیں لیکن حضور انور کی استجابتِ دعا پر یقین تھا اس لئے حضور سے دوا لینے سے میرا اصل مقصد حضور انور کی دعا لینا تھا۔ بہرحال مَیں نے دوا لے لی۔ دوا کے ساتھ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ اگر اس سے فرق نہ پڑے تو فوراً ہسپتال چلے جائیں۔ پانچ منٹ بعد مَیں نے محسوس کیا کہ دوا کا اثر ہونا شروع ہو گیا ہے اور ابھی دس منٹ نہیں گزرے تھے کہ سوجن مکمل طور پر دور ہو گئی۔ مجھے یاد ہے کہ پہلے جب بھی کبھی ایسی صورتحال پیش آتی تو مَیں سارا دن آرام کرتا اور پھر ایک ہفتہ تک مجھے دوائیں استعمال کرنی پڑتی تھیں۔لیکن اس دفعہ یہ عجیب تاثیر ظاہر ہوئی جو مَیں نے کسی دوا میں نہ دیکھی تھی یہ بلاشبہ ہومیوپیتھی کی دوا کے ساتھ حضور انور کی دعاؤں کا بھی اعجاز تھا۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁❁

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ایک تاکیدی ارشاد

”نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام کو چھوڑو۔ورنہ یہ بھی ایک مخفی شرک ہے“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/اپریل 2005ء)

خطبہ جمعہ

پاکستان سے خلیفۂ وقت کی ہجرت سے پہلے تمام ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں خلیفۂ وقت کی شمولیت ہوتی تھی اور پاکستان سے تمام متعلقہ ذیلی تنظیموں کے نمائندے اجتماعات میں شرکت کیا کرتے تھے جس سے ربوہ کی رونقیں بھی دوبالا ہو جایا کرتی تھیں۔

UK کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع نے مجھے بچپن اور جوانی کے اجتماعات کی یادیں دلادی تھیں اور ساتھ ہی ان مظلوموں کی یاد بھی جو ظالموں کے ظالمانہ قوانین کا شکار ہو کر اپنے اس حق سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں کہ اپنی اصلاح، تربیت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر کے لئے جمع ہو کر اس مجلس اور اجتماع کا انعقاد کر سکیں۔

گزشتہ اٹھائیس سالوں سے مسیح محمدی کے یہ غلام اپنے ایمانوں اور اپنے عہدوں کی حفاظت ہر طرح قربانی کر کے کرتے چلے جا رہے ہیں۔

مَیں بھی اور آپ بھی اس یقین پر قائم ہیں کہ یہ حالات ہمیشہ کے لئے نہیں ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن یہ ظلم بھی اور ظالم بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر، استقامت اور دعا سے کام لیتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اگر چند ملکوں میں احمدیوں کے حقوق اور آزادی کو سلب کیا گیا ہے تو آسٹریلیا، افریقہ، امریکہ، اور جزائر کے رہنے والے احمدی آزادی کی زندگی بھی گزار رہے ہیں۔ ان کے لئے صحیح اسلامی تعلیم پر عمل کرنے اور اسے اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کے راستے کھلے ہیں۔ تبلیغ کے میدان بھی کھلے ہیں۔

پس ان ممالک کے رہنے والے احمدیوں سے مَیں کہتا ہوں کہ اس سہولت، کشائش اور آزادی اور آزاد زندگی کو اپنے مقصود کے حصول کا ذریعہ بنا لیں۔

جہاں اپنی عبادتوں اور تقویٰ کے معیار کو بلند کریں وہاں احمدیت کا پیغام ہر جگہ پہنچانے کے لئے بھرپور کردار بھی ادا کریں۔

ہر ذریعۂ تبلیغ کو استعمال کرنے کی کوشش کریں۔ جدید ذرائع کا استعمال نوجوان زیادہ بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔

مختلف ویب سائٹس ہیں ان میں مختلف قسم کے بیہودہ قسم کے اعتراضات آتے ہیں، ان کو سچائی کے پیغام سے بھر دیں۔

اگر علم میں کمی ہے تو اپنے بڑوں اور مبلغین سے مدد لیں۔ آج دنیا میں رہنے والے ہر خادم کو ان مہمات کا حصہ بننے کی ضرورت ہے۔

تبھی توحید کے قیام میں حقیقی کردار ادا کر سکیں گے۔ مسیح موسوی کے نوجوان تو محدود علاقوں میں اپنا کردار ادا کرتے رہے۔

مسیح محمدی کے خدام تو نئے ذرائع کے ذریعے سے تمام دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

(مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے حوالہ سے دنیا بھر کے خدام کو اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرنے، نمازوں کے قیام، عبادتوں کے معیار کو بلند کرنے، خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور تبلیغ جیسی اہم ذمہ داریوں کی طرف خصوصی توجہ دینے کی پُراثر نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 24 ستمبر 2010ء بمطابق 24 تبوک 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ستمبر، اکتوبر کے مہینے اکثر ہماری ذیلی تنظیموں، یعنی اکثر ممالک کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کے مہینے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آج خدام الاحمدیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اور اسی طرح اگلے جمعہ انصار اور لجنہ کے اجتماعات بھی شروع ہونے ہیں۔

گزشتہ تقریباً 27، 28 سال سے UK کے اجتماعات میں خلیفۂ وقت کی شمولیت اجتماعات کا حصہ بن چکی ہے۔ ربوہ سے، پاکستان سے خلیفۂ وقت کی ہجرت سے پہلے تمام ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں خلیفۂ وقت کی شمولیت ہوتی تھی اور پاکستان سے تمام متعلقہ ذیلی تنظیموں کے نمائندے اجتماعات میں شرکت کیا کرتے تھے جس سے ربوہ کی رونقیں بھی دوبالا ہو جایا کرتی تھیں۔ خاص طور پر خدام اور اطفال کو اس زمانہ میں ایک خاص شوق اور لگن ہوتی تھی اور اجتماع کا انتظار رہتا تھا۔ خیموں میں رہائش ہوتی تھی۔ ہر مجلس اپنی اپنی چادریں لا کر عارضی خیمے بنایا کرتی تھی۔ باقاعدہ اس طرح کے ٹینٹ، خیمے نہیں تھے جیسے یہاں مل جایا کرتے ہیں بلکہ بستروں کی چادروں سے ہی خیمے بنائے جاتے تھے اور ان خیموں میں رہائش ہوتی تھی۔ ہر مجلس یا خیمے میں رہنے والا ہر گروپ جو ہے وہ اپنی اپنی چادریں لاتا تھا اور یوں رنگ برنگے اور پھول دار اور قسما قسم کے خیمے وہاں رہائش گاہ میں بنے ہوتے تھے۔ اکتوبر کے مہینے میں پاکستان میں عموماً موسم اچھا رہتا ہے۔ بارشیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے گزارہ ہو جاتا تھا۔ اگر یہاں کا موسم ہو تو شاید گزارہ نہ ہو سکے بلکہ شاید کا کیا سوال ہے گزارہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بہر حال UK کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع نے مجھے بچپن اور جوانی کے اجتماعات کی یادیں دلا دی تھیں اور ساتھ ہی ان مظلوموں کی یاد بھی جو ظالموں کے ظالمانہ قوانین کا شکار ہو کر اپنے اس حق سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں کہ اپنی اصلاح، تربیت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر کے لئے جمع ہو کر اس مجلس اور اجتماع کا انعقاد کر سکیں۔ بہر حال مَیں بھی اور آپ بھی اس یقین پر قائم ہیں کہ یہ حالات ہمیشہ کے لئے نہیں ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن یہ ظلم بھی اور ظالم بھی صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر، استقامت اور دعا سے کام لیتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اجتماع کے حوالہ سے یہ باتیں جو ہیں ان کا ذکر اصل میں تو مجھے اجتماع کے موقع پر کرنا چاہئے تھا اور ہر سال مَیں اجتماع کی مناسبت سے متعلقہ ذیلی تنظیموں کو ان کے حوالہ سے مخاطب بھی ہوتا ہوں۔ لیکن مجھے اس دفعہ خیال آیا کہ جمعہ پر اس حوالے سے بھی ذکر کر دوں۔ کیونکہ ایک تو پاکستان کے مرکزی اجتماع میں افتتاحی اور اختتامی خطابات خلیفۂ وقت کے ہوتے تھے۔ دوسرے اجتماع کے موقع پر جو میری اختتامی تقریر ہوتی ہے، وہ عموماً براہِ راست ایم۔ٹی۔اے سے نشر نہیں ہوتی بلکہ کچھ دنوں کے بعد ہفتہ دس دن بعد نشر ہوتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس کو ایک بڑی تعداد نہ سن سکتی ہو۔ تیسرے جہاں جہاں بھی اجتماعات ہو رہے ہیں وہ اس خطبہ کو اپنے لئے بھی پیغام سمجھتے ہوئے ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور پاکستان کے مظلوم احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور چوتھے جہاں جہاں نئی جماعتیں یا ذیلی تنظیمیں اور مجالس قائم ہو رہی ہیں وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے براہِ راست باتیں سن کر ان سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ بہرحال اب مَیں اس حوالہ سے خدام الاحمدیہ کو خصوصاً اور ہر فردِ جماعت کو عموماً چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

قرآنِ کریم میں دین کی خدمت، اصلاح اور توحید کے قیام کے لئے نوجوانوں کے حوالہ سے سورۃ کہف میں دو جگہ ذکر آیا ہے۔ یہ وہ نوجوان تھے جو مسیح موسوی کے ماننے والے تھے جو تقریباً تین سو سال تک سختیاں اور ظلم سہتے رہے۔ اس قدر سختیاں ان پر ہوئیں کہ لمبا عرصہ ان کو غاروں میں چھپ کر رہنا پڑا۔ غاروں میں بھی حکومتِ وقت کے کارندے ان کا پیچھا کر کے قتل و غارت کرتے رہے۔ لیکن دین اور توحید کی خاطر وہ لوگ یہ ظلم برداشت کرتے رہے۔ جب حالات کچھ بہتر ہوتے تھے تو باہر بھی آ جاتے تھے۔ لیکن ظلم کی جو حالت تھی یا حالات تھے، ان سے انہیں وقتاً فوقتاً گزرنا پڑتا تھا۔ بہرحال توحید کے قیام اور دین کی حفاظت کے لئے ان لوگوں کی کوشش اس قابل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآنِ کریم میں بھی محفوظ فرما لیا۔ اس حوالہ سے جن دو آیتوں کا مَیں نے ذکر کیا ہے وہ مَیں پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: اِذْ اَوَی الْفِتْیَۃُ اِلَی الْکَھْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّ ھَیِّیٔ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (الکھف:11) جب چند نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی تو انہوں نے کہا ”اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملے میں ہمیں ہدایت عطا کر“۔

پھر دوسری جگہ دو آیتیں چھوڑ کے ذکر ہے کہ: نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ نَبَاَھُمْ بِالْحَقِّ۔ اِنَّھُمْ فِتْیَۃٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّھِمْ وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی (الکھف:14) ہم تیرے سامنے ان کی خبر سچائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ یقیناً وہ چند نوجوان تھے جو اپنے ربّ پر ایمان لے آئے اور ہم نے انہیں ہدایت میں ترقی دی۔

اور پھر اس کی وضاحت میں اگلی آیت بھی ہے کہ وَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلٰھًا لَّقَدْ قُلْنَا اِذًا شَطَطًا (الکھف:15) اور ہم نے ان کے دلوں کو تقویت بخشی جب وہ کھڑے ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا ہمارا رب تو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے۔ ہم ہرگز اس کے سوا کسی کو معبود نہیں پکاریں گے۔ اگر ایسا ہو تو ہم یقیناً اعتدال سے ہٹی ہوئی بات کہنے والے ہوں گے۔

پس توحید کے قیام کے لئے انہوں نے کوشش کی۔ ظلم سہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے وحدانیت پر قائم رکھے اور ہدایت کے راستے پر ہم چلتے رہیں۔

اس سے پہلے قرآنِ کریم میں جو آیات ہیں ان سے پہلی آیت میں یہ ذکر ہے کہ آج کل کے عیسائی وحدانیت کو چھوڑ کر ایک شخص کو خدا کا بیٹا بنائے بیٹھے ہیں جو سراسر جھوٹے نظریات اور جھوٹی تعلیم ہے اور جس کا عیسائیت کی اصل تعلیم سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ ایسی خطرناک بات ہے جو یقیناً انہیں سزا کا مورد بنائے گی۔ حقیقی تعلیم جس کے لئے عیسائیوں نے قربانی دی، تثلیث کی تعلیم نہیں تھی بلکہ وحدانیت کی تعلیم تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے مختلف ادوار اور حالات کا نقشہ کھینچنے کے بعد بیان فرمایا کہ ان کے اس ایمان لانے اور ایک خدا پر یقین کرنے کی وجہ سے ہم نے انہیں ہدایت پر قائم رکھا اور ان کے دلوں کو مضبوط کیا۔ اور وہ ایک خدا کی پرستش کرنے کا اعلان کرتے رہے اور اس کی عبادت کرتے رہے۔ انہوں نے اس بات سے سخت بیزاری کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے۔ لیکن پھر زمانہ کے اثر کے تحت، حکومتوں کے اثر کے تحت عیسائیت نے آہستہ آہستہ تثلیث کی صورت اختیار کر لی، اس میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔ غلط لوگوں کے ہاتھ میں جب عیسائیت کی باگ ڈور چلی گئی تو پھر تثلیث کا نظریہ پیدا ہوا اور دنیا داری نے ان کے دین پر قبضہ کر لیا۔ ان شرک کرنے والوں کے لئے خدا تعالیٰ نے آگ میں ڈالے جانے کا انذار فرمایا ہے۔

بہرحال ان آیات کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عیسائیت جب تک اپنی اصلی حالت پر قائم رہی اس کی حفاظت کرنے والے نوجوان تھے اور انہوں نے ایمان کی حفاظت کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ایمان کی وجہ سے، ان کے ظالم حکمرانوں کے سامنے اپنے دین کی حفاظت کی وجہ سے، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو معبودِ حقیقی ماننے کی وجہ سے ان کو ہدایت یافتہ رکھا۔ انہوں نے کسی دنیاوی انعام کی پرواہ نہیں کی بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ چند نوجوان جو تھے ان کے ساتھ ہم نے ان کے ایمان کی وجہ سے کیا سلوک کیا؟ فرمایا وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی ہم نے انہیں ہدایت میں ترقی دی۔ وَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اور ہم نے ان کے دلوں کو تقویت بخشی اور اس ہدایت میں ترقی اور دلوں کی تقویت کی وجہ سے انہوں نے اپنے وقت کے تمام جابر سلطانوں کے سامنے جرأت کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلٰھًا کہ ہم ہرگز اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہیں پکاریں گے۔ ہم اپنی جان تو دے سکتے ہیں، ہم اپنے حقوق کو تو قربان کر سکتے ہیں، ہم اپنے پیاروں اور جان و مال کی قربانی تو دے سکتے ہیں لیکن توحید سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ پس ہمارے سامنے ان ایمان لانے والوں کا یہ نمونہ ہے، جن کے سامنے اُسوہ کا وہ معیار نہیں تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے سامنے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ذریعہ رکھا ہے۔ پس ہمارے سامنے اس اُسوہ کا اعلیٰ ترین معیار یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم توحید کے قیام اور استحکام اور ہدایت کے راستوں پر چلنے کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے عہد کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے پورا کرتے چلے جائیں۔ کوئی ابتلا، کوئی دنیاوی لالچ ہمیں اپنے عہد کو نبھانے اور پورا کرنے میں روک نہ بن سکے۔

جب الٰہی جماعتوں کی ابتلا سے گزرنے کی مثالیں سامنے آتی ہیں تو توجہ فوراً پاکستان کے احمدیوں کی طرف خاص طور پر پھر جاتی ہے۔ اور پھر چند دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں احمدیوں پر سختیاں روا رکھی جا رہی ہیں۔ آج پاکستان کے احمدی ذہنی اور جسمانی اذیت سے گزرنے کے ساتھ ساتھ جان اور مال کی قربانیاں بھی پیش کر رہے ہیں۔ اسی طرح عرب ممالک میں احمدی ہیں جن کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج کل روزانہ کی ڈاک میں بیعتوں کے خطوط آتے ہیں۔ ان عرب ملکوں میں بھی احمدی ہونے کی وجہ سے مشکلات ہیں۔ اور ان ملکوں کے احمدی بھی اصحابِ کہف کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔ پاکستان کی تو پرانی جماعت ہے اور بلا خوف اپنے ایمان کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ کسی احمدی کی احمدیت چھپی ہوئی نہیں ہے، پتہ لگ ہی جاتا ہے۔ لیکن نئے شامل ہونے والوں کے لئے یہ اظہار بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اکثریت ان شامل ہونے والوں کی پُرجوش بھی ہے اور ایمان میں ترقی کرنے والوں کی بھی ہے لیکن بعض کمزور بھی ہوتے ہیں۔ وسیع طور پر ایک جگہ جمع ہونے یا باجماعت نماز کی ادائیگی یا جمعہ پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ اور پھر جماعت کے استحکام کے لئے بعض دفعہ ضروری بھی ہوتا ہے اور بعض انتظامی اقدامات احمدیوں کی حفاظت کے لئے کرنے پڑتے ہیں۔ یہ بعض دفعہ عرب ملکوں سے بڑے بے چین ہو کر مجھے لکھتے ہیں کہ کب تک ہم اسی طرح گزارہ کریں گے۔ تو مَیں ان کو اصحابِ کہف کی مثال دے کر ہمیشہ صبر کی تلقین کیا کرتا ہوں۔ یہ دن انشاء اللہ تعالیٰ بدلنے ہیں اور انبیاء کی تاریخ بتاتی ہے کہ بدلتے ہیں اور بدلیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس ان مسلمان ملکوں کے احمدی جو بعض اوقات اس وجہ سے پریشان ہو جاتے ہیں کہ کب تک ہم چھپ کر اپنے پروگرام کریں گے، حتی کے جیسے مَیں نے کہا کہ نماز اور جمعہ بھی چھپ کر پڑھیں گے تو ان سے مَیں کہتا ہوں کہ آپ کو تو ابھی اس مزے کا احساس نہیں ہے جو براہِ راست خلافت کے زیرِ سایہ اجتماعوں اور جلسوں کا پاکستانی احمدیوں کو ملا ہے۔ لیکن اس کے باوجود گزشتہ اٹھائیس سالوں سے مسیح محمدی کے یہ غلام اپنے ایمانوں اور اپنے عہدوں کی حفاظت ہر طرح قربانی کر کے کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اتنے عرصے کی بندش اور مستقل اذیت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ لیکن صبر و استقامت کے پیکر یہ مرد، عورت، بوڑھے، بچے یہ قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ ہمیشہ کی قربانیاں نہیں ہیں۔ یہ تین سو سال سے زائد عرصہ تک رہنے والی قربانیاں نہیں ہیں۔ یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ ہمیں کامیابیوں اور فتوحات کے قریب تر لے جاتی چلی جا رہی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کے حصول کی کوشش چند ملکوں میں جماعت پر سختیوں سے بند نہیں ہو گئی۔ جماعت احمدیہ کے سپرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا اور توحید کے قیام کا کام ہے۔ ان مخالفتوں، دشمنیوں اور پابندیوں سے یہ کام ختم نہیں ہو گیا۔ جماعت احمدیہ ہر دن ایک نئی شان سے اپنی ترقی کو طلوع ہوتا دیکھتی ہے۔

گزشتہ دنوں آئرلینڈ میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا تھا۔ یہ ملک بھی یورپ میں عیسائیت کا اس لحاظ سے گڑھ ہے کہ یہاں ابھی تک لوگوں کی عیسائیت کے ساتھ بہت زیادہ وابستگی ہے۔ اکثریت کیتھولک ہیں اور چرچوں وغیرہ میں آنا اور چرچ سے تعلق بہت زیادہ ہے۔ جبکہ یورپ کے اکثر ممالک کے عیسائی مذہب سے لاتعلق ہو گئے ہیں۔ بہرحال یہ ملک جو زمین کا کنارہ بھی ہے جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں تفصیل سے بیان بھی کیا تھا، یہاں سنگِ بنیاد اور reception جو ہوٹل میں ہوئی جس میں ایک سو کے قریب پڑھے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A. Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

لکھے لوگ تھے۔ جن میں پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے، سرکاری افسران بھی تھے، پروفیسر اور ٹیچر بھی تھے۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی تھے۔ وہاں Galway شہر کے میئر بھی تھے۔ وہاں کے بڑے پادری بھی تھے۔ سب کے سامنے اسلام کی خوبصورت تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی جس کو نیشنل ٹی وی اور اخباروں نے بڑی اچھی کوریج دی۔ جس سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا یہ پیغام لاکھوں لوگوں تک پہنچا۔ پس اگر ایک طرف جماعت احمدیہ کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے تو دوسری طرف تبلیغ کے راستے بھی خدا تعالیٰ کھول رہا ہے۔

آئرلینڈ میں تعداد کے لحاظ سے گو چھوٹی سی جماعت ہے۔ اکثریت جوانوں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ایکٹو (Active) جماعت ہے۔ ایکٹو (Active) ہونے کی وجہ سے ان کے رابطے جو ہیں وہ بھی کافی اچھے ہیں اور اب اس فنکشن کی وجہ سے ان کے رابطے اور تبلیغ کی کوشش مزید وسیع ہوگی اور نئے راستے اس کے لئے متعین ہوں گے، انشاء اللہ۔ اگر انہوں نے اس جذبہ کو جاری رکھا اور جو وسیع تعارف ہوگیا ہے اس سے فائدہ اٹھایا تو انشاء اللہ تعالیٰ مسیح محمدی کے یہ چند غلام مسیح موسوی کے وحدانیت سے دور ہٹے ہوئے لوگوں کو ایک دن خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنادیں گے، انشاء اللہ۔

پس جہاں ایک طرف بعض ملکوں میں اصحابِ کہف والی صورتحال فکر میں ڈالتی ہے تو دوسری طرف كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي (المجادلہ:22)۔ (اللہ تعالیٰ نے فرض کر چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے۔) کی جو نوید ہے یہ تسلی دلاتی ہے۔ مسیح موسوی کے اصحابِ کہف کے دور کے بعد جو عیسائیت پھیلی تو شرک کے پھیلانے کا باعث بن گئی۔ لیکن مسیح محمدی کے ماننے والوں کو تین سو سال گزرنے سے بہت پہلے انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ ملے گا۔ اور یہ غلبہ بھی شرک کو جڑ سے اکھاڑ کر توحید کے قیام کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پس ہمیں کوئی مایوسی نہیں ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیائے احمدیت میں بہت وسعت آچکی ہے۔ اگر چند ملکوں میں احمدیوں کے حقوق اور آزادی کو سلب کیا گیا ہے تو آسٹریلیا، افریقہ، امریکہ، اور جزائر کے رہنے والے احمدی آزادی کی زندگی بھی گزار رہے ہیں۔ ان کے لئے صحیح اسلامی تعلیم پر عمل کرنے اور اسے اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کے راستے کھلے ہیں۔ تبلیغ کے میدان بھی کھلے ہیں۔ پس ان ممالک کے رہنے والے احمدیوں سے مَیں کہتا ہوں کہ اس سہولت، کشائش اور آزادی اور آزاد زندگی کو اپنے مقصود کے حصول کا ذریعہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ نے وَزِدْنٰهُمْ هُدًى کے الفاظ صرف اصحابِ کہف کے لئے استعمال نہیں کئے بلکہ یہ اصول بیان کیا ہے کہ جو بھی اپنے ایمان کی حفاظت کرے گا، دین پر قائم رہنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ہدایت میں بڑھاتا چلا جائے گا۔ ان کے ایمان میں ترقی دیتا چلا جائے گا۔

اس بات کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں یوں بھی بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَاللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (الانفال:3) مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ: اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (الانفال:4) وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے ہی جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔

پھر آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (الانفال:5) کہ یہی ہیں جو کھرے اور سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے ان کے ربّ کے حضور بڑے درجات ہیں اور مغفرت ہے اور بہت عزت والا رزق بھی۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک حقیقی مومن کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ جو ایمان کا دعویٰ کرتا ہے وہ صرف زبانی دعویٰ سے مومن نہیں بن جاتا۔ اس کی کچھ خصوصیات بھی ہوتی ہیں۔ وہ ابتلاؤں میں بھی اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے اور کشائش میں بھی اپنی ایمانی حالت کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جب یہ ہو تو وہ ان وعدوں سے حصہ لینے والا بن جاتا ہے، اُن وعدوں کا حق دار ٹھہرتا ہے جو ایک حقیقی مومن سے خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں۔ اگر یہ دعویٰ ایک شخص کا، ایک مومن کا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے تو اس کا ہر قول و فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا نام صرف منہ پر یا زبان پر ہی نہ ہو بلکہ دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو۔ فرمایا کہ ایمان کی نشانی یہ ہے کہ اِذَا ذُكِرَاللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ایک مومن کے لئے وہ محبوب ہستی ہے جس کی رضا ہر وقت اس کے پیشِ نظر رہتی ہے اور رہنی چاہئے۔ اور رضا کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ اس کے احکامات پر عمل کرکے۔ پس ایمان صرف زبانی دعویٰ نہیں ہے بلکہ ایک عمل ہے جو مسلسل جاری رہنا چاہئے۔

پھر یہ نشانی ہے کہ آیات اسے ایمان میں بڑھاتی ہیں۔ یہ بہانے نہیں ہوتے کہ یہ باتیں مشکل ہیں اور ان پر عمل مشکل ہے یا یہ عمل تو میں کرلوں اور یہ نہ کروں، یا کر نہیں سکوں گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر کان دھرنا اور ان پر عمل کرنا، ان کو سننا، یہی ایک اصل مومن کی نشانی ہے۔

اس بات کو دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یوں بھی بیان فرمایا ہے کہ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا (الفرقان:74) کہ جن کا ایمان حقیقی ہوتا ہے جب ان کے ربّ کی آیات انہیں یاد دلائی جاتی ہیں تو ان سے بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے۔ پس زبانی دعویٰ کہ مَیں توحید پر یقین رکھتا ہوں، ایمان میں زیادتی کا باعث نہیں بنتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش بھی نہ ہو۔ پس توحید کے قیام کی کوشش اس وقت کامیاب ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسان اپنے نفس کو قربان کرتا ہے اور جب ہر معاملہ میں کامل توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے۔

پھر یہ آیات جو مَیں نے پڑھی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن کی ایک نشانی نمازوں کا قیام ہے۔ اب اجتماعات میں اور ان کے بعد بھی ہر خادم کو، ہر احمدی کو، اس کا خاص اہتمام کرنا ضروری ہے۔ اجتماعوں میں تو خاص طور پر کہ نمازیں باجماعت ادا ہوں اور اس کے بعد بھی عام طور پر نمازوں کا قیام اور باجماعت ادا کرنا اور وقت پر ادا کرنا یہ بھی ضروری ہے۔ اسی طرح کچھ خدام جو ڈیوٹی والے یا اجتماعات میں شامل ہونے والے ہوتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ بھی اپنی نمازوں کا اہتمام کریں۔ ڈیوٹی کے بہانہ سے نمازیں ضائع نہ ہوں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا صرف اجتماع کے دنوں میں نہیں بلکہ عام دنوں میں بھی۔ جب ہماری ترقی اور فتوحات دعاؤں سے ہی وابستہ ہیں جس کے لئے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے تو پھر دعاؤں کا جو بہترین ذریعہ قیامِ نماز ہے، اس کی طرف توجہ دینے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ توحید کے قیام کی کوشش اور اللہ تعالیٰ کو ہی معبودِ حقیقی سمجھنا ایک مسلمان کا یہی مقصد ہے۔ اور توحید کا قیام اور اللہ تعالیٰ کو معبودِ حقیقی سمجھنا بغیر نمازوں کی ادائیگی کے اور اس کے قیام کے ممکن ہو ہی نہیں سکتا۔ پانچ وقت کی نمازیں ہی ہیں جو ایک مومن کے بہت سے متوقع بتوں کو توڑنے کا باعث بنتی ہیں۔ اور خاص طور پر اس مادی دنیا میں تو یہ پانچ وقت کی نمازیں ہی ہیں جو توحید کے قیام کا باعث بنتی ہیں۔ ہمارے نفس کے اندر کے بتوں کو بھی توڑتی ہیں۔ اور ہمارے ظاہری اسباب کے بتوں کو بھی توڑتی ہیں۔ پس توحید کو قائم کرنے اور پھیلانے کے لئے یہ ایک بنیادی نسخہ ہے جسے ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔

پھر فرمایا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ اور جو کچھ انہیں ہم نے دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ دین کی اشاعت اور توحید کے قیام کے لئے خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ایمان میں بڑھاتا ہے۔ پس مالی قربانیوں کی جو جماعت میں تحریک کی جاتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے تحت ہی ہے۔

پھر آخری آیت جو مَیں نے پڑھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلی دو آیات میں بیان کردہ خصوصیات کا جو حامل ہے وہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مومن ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مومن ٹھہر جائے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے انعامات کا وارث بنتا ہے اور وہ انعامات یہ ہیں کہ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ ان کے ربّ کے پاس ان کے لئے بڑے بڑے درجے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ، اس کے گناہوں کی بخشش ہے اور رِزْقٌ كَرِيْمٌ، اور معزز رزق ہے۔ یہ رزق اس دنیا کا بھی ہے اور آخرت کا بھی۔ پس ایمان میں زیادتی، ہدایت میں زیادتی اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بناتی ہے۔ اور ایک مومن کا کام ہے کہ ایمان اور ہدایت میں زیادتی کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش میں ہر وقت لگا رہے۔ اور یہی حقیقی تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا حاصل کرتا ہے۔ یعنی تقویٰ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے سے تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ: وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ (سورۃ محمد:18) اور وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی ان کو اس نے ہدایت میں بڑھا دیا اور ان کو ان کا تقویٰ عطا کیا۔

پس اٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ ان کو ان کا تقویٰ عطا کیا یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے معیار بڑھنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو اس کی طرف بڑھتے اور اس کی رضا کے طالب اور اس کے لئے کوشاں ہوتے ہیں انہیں نئے نئے راستے سکھاتا ہے جس کے حاصل کرنے سے ان کے تقویٰ کے معیار بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہ اللہ اپنی رضا اور فضلوں کی چادر میں ایسے مومنوں کو لپیٹتا جاتا ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ فضلوں کا وارث بنتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ دشمنوں کی خوفزدہ کرنے کی کوشش مومنوں کو بجائے خوفزدہ کرنے کے اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتی ہیں۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (حم السجدۃ:32) کہ ہم دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ اس پر یقین بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر یہ یقین ہی تھا جس نے مسیح موسوی کے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ماننے والوں کوقربانیوں پرآمادہ کیا۔ ہمارے ساتھ تو خداتعالیٰ کےان سے بڑھ کر وعدے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم خداتعالیٰ سے کبھی بھی بے وفائی کا اظہار کریں یا یہ سوچیں کہ اس کی عبادتوں سے کبھی غافل ہوں، توحید کے قیام کے لئے کوشش سے کبھی غافل ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان اور بعض دوسرے ملکوں میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کا ایک گروہ تو صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ثباتِ قدم، استقامت اور رُشد و ہدایت مانگ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان اور ایقان میں اور ہدایت میں ترقی بھی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گروہ کی دعاؤں کو سن بھی رہا ہے۔ ان کے ایمانوں کی مضبوطی اور شیطانی حملوں کا مقابلہ اور بے خوفی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنتے ہوئے ان کے دلوں کو تقویت بخشی ہے۔ وہ نوجوان بھی جو ابھی نوجوانی میں قدم رکھنے والے ہیں اور بڑی عمر کے جوان بھی، یہ تمام خدام بڑے جذبے اور شوق سے اور بغیر کسی خوف کے پاکستان میں اپنی جماعتی طور پر جو بھی ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں یا جو فرائض دیئے جاتے ہیں ان کو ادا کر رہے ہیں۔ بعض بزرگ مجھے لکھتے ہیں کہ ان نوجوانوں کے جذبے کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ آج کل پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مساجد خاص طور پر انتظامیہ کی طرف سے اور پولیس کی طرف سے بڑی خطرناک جگہیں قرار دی گئی ہیں ۔ لیکن وہاں ہمارے نوجوان ڈیوٹیوں پر جاتے ہیں تو لکھنے والے لکھتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے ایک خادم ڈیوٹی پر نہ آ سکے تو یہ نہیں کہ وہاں نوجوانوں کی کمی ہو جاتی ہے، دو دو تین تین اس کی جگہ تیار ہوتے ہیں اور کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ جو متبادل لینا ہے وہ ہمیں لیا جائے۔ گھر سے یہ کہہ کر جاتے ہیں کہ اگر ہم واپس آ گئے تو ٹھیک ہے الحمدللہ اور اگر نہ آ سکے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے ہمارے حق میں پورے فرمائے۔ یہ ایمان ہے جو ان کے دلوں میں قائم ہو رہا ہے۔ ایک عجیب جذبہ ہے جو مسیح محمدی کے یہ غلام دکھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جذبوں کو جہاں ہمیشہ زندہ رکھے وہاں اپنے خاص فضل سے ان کی حفاظت بھی فرماتا رہے۔

آج مسیح محمدی کے ماننے والے نوجوان بھی ایک عجیب تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ یہ بھی وہ نوجوان ہیں جو اپنے عہدوں کی پابندی اور توحید کے قیام کے لئے کسی سے پیچھے نہیں۔ حقیقت میں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار بیٹھے ہیں۔ یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہیں۔ پس تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اور عبادتوں کے معیار بڑھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو پہلے سے بڑھ کر حاصل کرتے چلے جائیں۔

آج خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہے تو آپ لوگ جو میرے سامنے یہاں بیٹھے ہیں یا اجتماع گاہ میں بیٹھے ہیں اور میرے براہِ راست مخاطب ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماعات کرنے کی بھی آزادی ہے اور اپنی مرضی سے جو پروگرام بھی ترتیب دینا چاہیں اس پر عمل کرنے کی بھی آزادی ہے۔ جن کو تربیتی پروگرام بنانے کی آزادی بھی ہے اور جن کو تبلیغ کے پروگرام بنانے کی آزادی بھی ہے۔ آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ صرف اجتماع کے یہ تین دن ہی آپ میں عارضی تبدیلی کا باعث نہ بنیں بلکہ ایک مستقل تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔ مغرب کی بیہودہ کشش آپ کو اپنی طرف راغب کرنے والی نہ بن جائے۔ اپنے ان بھائیوں کی قربانیوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں جو اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے ہوئے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے ہر کوشش کر رہے ہیں۔ اپنی وفاؤں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے لئے ہر قربانی دے رہے ہیں۔

پس آپ اس آزادی کے شکرانے کے طور پر جہاں اپنی عبادتوں اور تقویٰ کے معیار کو بلند کریں وہاں احمدیت کا پیغام ہر جگہ پہنچانے کے لئے بھرپور کردار بھی ادا کریں۔ ہر ذریعۂ تبلیغ کو استعمال کرنے کی کوشش کریں۔ جدید ذرائع کا استعمال نوجوان زیادہ بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔ آج کل احمدی نوجوانوں نے دو طرفہ محاذوں پر اپنا کردار ادا کرنا ہے، یعنی بیرونی محاذ جو ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ نفس کی اصلاح جو اندرونی محاذ ہے وہ تو ہے ہی، اس کے علاوہ بیرونی محاذ بھی دو طرح کے ہیں۔ ایک طرف تو اسلام کے خلاف مہم میں حصہ لے کر اسلام کا دفاع کرنا ہے اور دوسرے احمدیت کے خلاف جو حملے ہیں ان میں دفاع کرنا ہے۔ مختلف ویب سائٹس ہیں ان میں مختلف قسم کے بیہودہ قسم کے اعتراضات آتے ہیں، ان کو سچائی کے پیغام سے بھر دیں۔ ایک ایسا منظّم لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ ان سب ویب سائٹس کو اپنی سچائی کے پیغام سے بھر دیں۔ اگر علم میں کمی ہے تو اپنے بڑوں اور مبلغین سے مدد لیں۔ آج دنیا میں رہنے والے ہر خادم کو ان مہمات کا حصہ بننے کی ضرورت ہے۔ تبھی توحید کے قیام میں حقیقی کردار ادا کر سکیں گے۔ مسیح موسوی کے نوجوان تو محدود علاقوں میں اپنا کردار ادا کرتے رہے۔

مسیح محمدی کے خدام تو نئے ذرائع کے ذریعے سے تمام دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ پس اس بات پر خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس بھی آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

”اے میری جماعت! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو، وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا طیّار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب طیّار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادتمند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے، نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے، ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانے پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں“۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جماعت احمدیہ ناردرن ریجن جزائر فجی کے جلسہ ہائے سالانہ کی مختصر رپورٹ

(رپورٹ مرتبہ : نعیم احمد اقبال - مبلغ سلسلہ فجی)

مورخہ 8/اگست 2010ء بروز اتوار ناردرن ریجن جزائر فجی کے جزائر ونوالیو، تاویئونی اور رانبی کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ احمدیہ سیکنڈری سکول ولودہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ اور نظم کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی جس میں احباب جماعت کو اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور جلسہ سالانہ کے مقاصد بیان کئے۔ اور اجتماعی دعا کروائی۔

دعا کے بعد پہلے سیشن کی بقیہ کارروائی ہوئی جس میں پانچ تقاریر ہوئی۔

جلسہ کے دوسرے سیشن کی کارروائی میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں احباب جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے اور دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی کل حاضری 175 رہی۔ جس میں جزیرہ ونوالیوو کے علاوہ جزیرہ ویتی لیوو اور جزیرہ تاویئونی سے بھی احباب نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ پندرہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

جلسہ سالانہ جزیرہ رانبی

فجی کا جزیرہ رانبی باقی جزیروں سے الگ تھلگ جزیرہ ہے جس کی کل آبادی اڑھائی سے تین ہزار کے لگ بھگ ہے۔ جزیرہ رانبی میں جماعت احمدیہ کے افراد کی اکثریت ہمارے نومبائع بھائیوں پر مشتمل ہے۔ امسال تبلیغی و تربیتی لحاظ سے یہاں جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔

جزیرہ رانبی وہ جزیرہ ہے جس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے فجی کے دورہ کے دوران جزیزہ تاویئونی پر کھڑے ہو کر جہاں سے رانبی کا جزیرہ صاف نظر آتا ہے۔ جب حضور انور کو رانبی جزیرہ کی مسجد اور جماعت کے بارہ میں بتایا گیا اور یہ بھی کہ اس جزیزہ کی آبادی تین ہزار ہے تو حضورؒ نے فرمایا کہ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے اس کو تو پکڑیں۔

ناردرن ریجن کے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن مورخہ 9/اگست کو مکرم امیر صاحب کی قیادت میں ایک وفد لمبا سفر کر کے رانبی جزیرہ میں پہنچا اور وہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

اس جلسہ کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد کل دو تقاریر ہوئیں۔ ایک ہمارے لوکل نومبائع بھائی نے کی جس کے بعد مکرم امیر صاحب کی اختتامی تقریر ہوئی اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ بھی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ نومبائعین کے بعض سوالوں کے جوابات بھی دیئے گئے۔ کل حاضری 23 رہی جس میں آٹھ غیر از جماعت مہمان بھی شامل ہوئے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے پیارے آقا کی خواہشات اور دعاؤں کے طفیل جلد سے جلد فجی بلکہ ساری دنیا کے دل پیار اور محبت سے جیتنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 2

دنیا میں آئیں گے۔ پس ان کو جواب دیا گیا۔ قرآنِ شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور پھر دوبارہ دنیا میں ہرگز نہیں آئیں گے۔

اسی طرح حضور نے اس اعتراض کا بھی جواب دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کو ہی چاہتا ہے کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اس کی تفصیل بیان فرمائی۔

حضور نے دارِ قطنی کی حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ مہدی موعود کی یہ بھی نشانی ہے کہ خدا اس کے لئے اس کے زمانے میں یہ نشان ظاہر کرے گا کہ چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے جو اس کے خسوف کے لئے خدا نے راتیں مقرر کر رکھی ہیں (یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں) پہلی رات میں گرہن پذیر ہوگا اور سورج اپنے مقررہ دنوں میں سے جو اس کے کسوف کے لئے خدا نے دن مقرر کر رکھے ہیں (یعنی ستائیس، اٹھائیس اور انتیس) درمیانے دن میں کسوف پذیر ہوگا۔ اور یہ دونوں خسوف و کسوف رمضان میں ہوں گے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ دو مرتبہ واقع ہوں گے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چنانچہ یہ دونوں مرتبہ میرے زمانہ میں رمضان میں واقع ہو گئے، ایک مرتبہ ہمارے اس ملک میں، دوسری مرتبہ امریکہ میں۔ اور ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف و خسوف رمضان کے مہینے میں کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسلِ انسان دنیا میں آئی ہے نشان کے طور پر کسوف وخسوف صرف میرے زمانے میں میرے لئے واقع ہوا ہے اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا کہ ایک طرف تو اس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف اس کے دعوے کے بعد رمضان کے مہینے میں مقرر کردہ تاریخ میں کسوف و خسوف بھی واقع ہو گیا ہو اور اس نے اس کسوف وخسوف کو اپنے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہو۔ دارِ قطنی کی حدیث میں یہ تو کہیں نہیں ہے کہ پہلے کبھی کسوف نہیں، خسوف نہیں ہوا۔ ہاں یہ تصریح سے الفاظ موجود ہیں کہ نشان کے طور پر پہلے کبھی کسوف خسوف نہیں ہوا۔ کیونکہ لَمْ تَكُوْنَا کا لفظ مؤنث کے صیغے کے ساتھ دارِ قطنی میں ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف وخسوف پہلے کبھی ظہور میں نہیں آیا تو لفظ لَمْ يَكُوْنَا مذکر کے صیغے سے چاہئے تھا جس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد آیتین ہے یعنی دو نشان، کیونکہ یہ مؤنث کا صیغہ ہے۔ پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ خسوف و کسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بارِ ثبوت ہے کہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف وخسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو۔ اور ثبوت یقینی اور قطعی چاہئے۔ اور یہ صرف اس صورت میں ہوگا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف کسوف جو رمضان میں دارِ قطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے۔ غرض صرف خسوف کسوف خواہ ہزاروں مرتبہ ہوا ہو، اس سے بحث نہیں۔ نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت صرف ایک دفعہ ہوا ہے اور حدیث میں ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت اور سچائی کو ظاہر کر دیا۔ اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب حجج الکرامہ میں اور حضرت مجدد الف ثانی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی موعود کے ظہور کے وقت میں نمودار ہوگا۔ چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا۔ اور انگریزی اخباروں نے اس کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا۔ ایسا ہی اس زمانے کے قریب خدا نے مجھ کو مبعوث فرمایا۔ ستارے اس کثرت سے ٹوٹے جن کی اس سے پہلے نظیر نہیں دیکھی گئی۔ اور یہ شاید نومبر 1885ء تھا اسی طرح اور کئی آسمانی نشان ظاہر ہوئے۔ یہ سب خدا کے نشان ہیں۔

پھر آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسا مہدی آنا چاہئے جو جہاد کا فتویٰ دے اور انگریزوں اور دوسری غیر قوموں سے لڑائی کرے۔ میں کہتا ہوں یہ بھی غلط ہے اور حدیث سے بھی پایا جاتا ہے کہ آنے والا موعود یضع الحرب کر کے دکھائے گا یعنی لڑائیوں کو موقوف کرے گا۔ دیکھو ہر چیز کے عنوان پہلے ہی نظر آ جاتے ہیں۔ جیسے پھل سے پہلے شگوفہ نکل آتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہوتا کہ مہدی آ کر جہاد کرتا اور تلواروں کے زور سے اسلام کی حمایت کرتا تو چاہئے تھا کہ مسلمان فنونِ حربیہ اور سپاہ گری میں تمام قوموں سے ممتاز ہوتے اور فوجی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی۔ مگر اس وقت فنونِ حرب کے متعلق جس قدر ایجادات ہو رہی ہیں وہ یورپ میں ہو رہی ہیں۔ نہ کسی اسلامی سلطنت میں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے۔ اور یضع الحرب کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے یہی ہونا بھی چاہئے تھا۔ دیکھو مہدی سوڈانی وغیرہ نے جو مخالفت میں ہتھیار اٹھائے تو خدا تعالیٰ نے کیسا ذلیل کیا یہاں تک کہ اس کی قبر بھی کھدوائی گئی اور ذلت ہوئی۔ اس لئے یہ خدا کے منشاء کے خلاف تھا۔ مہدی موعود کا یہ کام ہی نہیں ہے بلکہ وہ تو اس اعتراض کو دور کرے گا جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ وہ ثابت کر دکھائے گا کہ اسلام ہمیشہ اپنی عملی سچائیوں اور برکات کے ذریعے پھیلا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا منشاء تلوار سے کام لینا ہوتا تو فنونِ حرب اسلام والوں کے ہاتھ میں ہوتے۔ اسلامی سلطنت کی جنگی طاقتیں سب سے بڑھ کر ہوتیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج کل تو ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان طاقتیں مغربی طاقتوں سے ہتھیار مانگ رہی ہوتی ہیں بلکہ ہر قسم کی ٹیکنالوجی وہاں سے مانگتی ہیں۔

حضور علیہ السلام نے ایک اور دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو یہی علماء کیسے شوق سے چودھویں صدی کے منتظر تھے اور تمام دل بول اٹھے تھے کہ اسی صدی کے سر پر مہدی اور مسیح پیدا ہوگا۔ بہت سے صلحاء اور اولیاء کے کشف اس بات پر قطع کر چکے تھے کہ مہدی اور مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی ہے۔ اب ان کے دلوں کو کیا ہو گیا ہے؟ مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے کافر کہتے اور میرا نام دجال رکھتے کیونکہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہی فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے۔ مگر خدا کی شان ہے کہ ان ہزاروں میں سے میاں غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف اور پیر صاحب العلم کی گواہیوں کا ذکر فرمایا جو بلاد سندھ کے مشاہیر میں سے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے مقابل پر جو میرے مخالف مسلمان مجھے گالیاں دیتے ہیں اور مجھے کافر کہتے ہیں یہ بھی میرے لئے ایک نشان ہے کیونکہ انہی کی کتابوں میں یہ اب تک موجود ہے کہ مہدی معہود جب ظاہر ہوگا تو اس کو لوگ کافر کہیں گے اور قریب ہوگا کہ علماء اسلام اس کو قتل کر دیں۔ چنانچہ ایک جگہ مجدد الف ثانی صاحب یہی لکھتے ہیں اور شیخ محی الدین ابنِ عربی نے بھی ایک مقام میں یہی لکھا ہے۔ سو اس میں کچھ شک نہیں کہ باوجود ہزارہا نشانوں کے جو خدا نے میرے لئے دکھلائے ہیں پھر بھی میں سخت تکذیب کا نشانہ بنایا گیا ہوں۔ اور میری کتابوں کے یہودیوں کی طرح معنی محرف مبدّل کر کے اور بہت کچھ اپنی طرف سے ملا کر میرے پر صدہا اعتراض کئے گئے ہیں کہ گویا میں ایک مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ اور قرآن کو چھوڑتا ہوں اور گویا میں خدا کے نبیوں کو گالیاں نکالتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور گویا میں معجزات کا منکر ہوں۔ سو میری یہ تمام شکایت خدا تعالیٰ کی جناب میں ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ اپنے فضل سے میرے حق میں فیصلہ کرے گا۔ کیونکہ میں مظلوم ہوں۔ فرمایا: کہ میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جبکہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا۔ مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا اور اِس وقت کوئی خلیفہ اس امت میں سے نہیں ہے اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآنِ شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیلِ موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآنِ شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے۔ اور اس طرح پر قرآنِ شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی۔ بلکہ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ سے لے کر وَالنَّاس تک سارا قرآن چھوڑنا پڑے گا۔ پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ میں از خود نہیں کہتا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کر دی اور خدا کو چھوڑ دیا۔

آپؑ فرماتے ہیں: مَیں قرآن وحدیث کا مصدق اور مصداق ہوں۔ مَیں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں۔ میں کافر نہیں بلکہ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ کا مصداقِ صحیح ہوں اور جو کچھ میں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے جو قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے۔ لیکن جو دلیر و بے باک ہے اس کا کیا علاج؟ خدا خود اس کو سمجھائے گا، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ خدا کے واسطے اس امر پر غور کریں اور میرے معاملے میں جلدی سے کام نہ لیں بلکہ نیک نیتی اور خالی الذہن ہو کر سوچیں۔ آپ فرماتے ہیں پھر خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلّہ نہ گزرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو ان شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضد و تعصب کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کرا لیتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ چند اقتباسات مَیں نے سنائے ہیں۔ آپؑ نے مختلف پیرایوں میں اپنی صداقت کو اپنی مختلف کتب میں بیان فرمایا ہے۔ ان کی اس قدر کثرت ہے کہ ایک تقریر کیا کئی تقریروں میں بھی ان کا احاطہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ اور پھر اس پر جماعت احمدیہ کی گزشتہ ایک سو بیس سال سے زائد کی تاریخ پوری آب و تاب کے ساتھ اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی ہر قدم پر جماعت کے ساتھ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ جہاں یہ ہر دم ہر احمدی کے ایمان کو مضبوط کرتی چلی جا رہی ہے وہاں وہ سعید فطرت لوگ جو لاکھوں کی تعداد میں ہر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہ اس امر پر مہرِ تصدیق ثبت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کہ یہی وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ ہے جو الٰہی تائیدات اپنے ساتھ لئے ہوئے ہے۔ جس نے اس زمانے میں جبکہ ہر طرف ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم:42) کے نظارے نظر آتے ہیں مبعوث ہو کر دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے امن، سکون، صلح اور آشتی کی فضا قائم کرنی تھی۔ کل ہی میں نے بینن کے ایک شخص کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ احمدی اس لئے ہو گیا تھا کہ لاہور کے واقعہ پر خلیفہ وقت کی طرف سے جب صبر اور دعا کی تلقین ہوئی تو تمام جماعت کا ردِ عمل صرف صبر اور دعا تھا۔ اور اس نے کہا یہ سوائے سچوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ مخالفین نے آج کل ایک اور شیطانی چال چلی ہوئی ہے اور اپنی طرف سے بڑے پیار سے اور بڑے پیارے انداز میں احمدیوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے پیدائشی احمدیو! تمہارے ماں باپ اپنی کم علمی اور کم عقلی اور ذاتی مفادات کی خاطر احمدیت کو قبول کرتے رہے لیکن تم عقل سے کام لو۔

حضور نے فرمایا کہ کیا جو تائیدات اور نشانات اور صداقت کے دلائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائے اور جن کو ہمارے بزرگوں نے براہِ راست دیکھا اور قبول کیا، ان صداقت کے نشانات کے بعد تمہاری کم علمی اور بیوقوفی پر رویا جائے یا اپنے بزرگوں پر شکوہ کیا جائے۔ اے نام نہاد علماء اور مخالفینِ احمدیت اور شیطان کے قدموں پر قدم مارنے والو! سُن لو اور اپنے پلے باندھ لو کہ تمہارے یہ حربے کبھی بھی ہم پر کارگر نہیں ہو سکتے۔ جس راستے سے تم نے آنا ہے آ ؤ۔ کبھی کسی مومن احمدی کے پائے ثبات کو ہلا نہیں سکتے۔ یاد رکھو وہ سعید روحیں جنہوں نے امام الزمان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ہم تک رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق کی تعلیم پہنچائی ہے اور ہمیں اس الٰہی جماعت کا حصہ بنایا، اور جو لوگ آخرین میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنے۔ ان بزرگوں کا یہ احسان ہم اور ہماری نسلیں تا قیامت نہیں اتار سکتیں۔ پس ہم نے تو ان کے احسان کی وجہ سے اس درختِ وجود کی سرسبز شاخیں بننے کا اعزاز پایا ہے جنہوں نے تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سائے تلے لانا ہے۔ اگر آج تمہارے دجل میں آ کر کوئی بدقسمت سچائی کو پا کر پھر اس کو چھوڑ بیٹھتا ہے تو اس بات پر خوش نہ ہو کہ الٰہی جماعتوں سے سوکھی شاخ تراشی خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمیشہ سے کرتی چلی آئی ہے۔ جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی کوئی کمزور ایمان نہیں دیتا۔ یہ قربانیوں کے معیار جو آج احمدی قائم کر

رہے ہیں یہ صاف بتا رہے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے اس فرستادے پر کامل ایمان اور یقین ہے۔ اور ہر ابتلاء ہر احمدی کا ایمان پہلے سے زیادہ مضبوط کرتا ہے۔ لاہور کے شہداء کی اجتماعی شہادت کے بعد تو مجھے دنیائے احمدیت کے ہر شہر اور ہر ملک سے یہ اطلاعیں آ رہی ہیں کہ جو دنیاوی کاموں میں پڑ کر مسجد سے بے تعلق اور کمزور ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی مسجد سے جڑنے کی توفیق عطا فرما دی ہے۔ بلکہ بعض تو باقاعدہ اور پرانے مسجد میں آنے والوں سے پہلے آ کر مسجد میں بیٹھنے لگ گئے ہیں۔ پس کیا تمہاری ان دجالی چالوں سے احمدیوں کا ایمان کمزور ہو سکتا ہے؟ یاد رکھو تمہاری یہ خوش فہمی ہے اور ہم پر بدظنی ہے ہمیشہ کی طرح تمہیں یہ بدظنی شرمندہ کرے گی۔ بشرطیکہ کہ تمہارے اندر شرمندہ ہونے والا دل ہو۔ تمہارے دل تو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ پتھروں میں سے تو بعض ایسے ہیں جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹتے ہیں جو زندگی بخشنے کا ذریعہ ہیں۔ تمہارے دلوں اور زبانوں سے تو صرف نفرتوں کے لاووں کے علاوہ کچھ نہیں پھوٹتا۔ جو سوائے نقصان اور شر کے کچھ نہیں کر سکتے۔ اے نفرتوں کے شرارے پھیلانے والو! تم وہ لوگ ہو جو ظلمتوں کے پجاری ہو اور نور سے دور ہو۔ تم اگر قرآنِ کریم کا علم رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو تو خود قرآن کھول کر پڑھ لو کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق کیا کہتا ہے؟ آج ہر احمدی مرد، عورت، بچہ اور بوڑھا اور جوان تو اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے آج بھی دیکھا ہے کہ سعید فطرت اس منادی اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن تم لوگ جانتے بوجھتے ہوئے بھی بے علم لوگوں کو حق سے دور لے جانے کی جس مذموم کوشش میں مصروف ہو اور الٰہی جماعت کے خلاف نفرتوں کے تیر چلانے کی جس مہم میں مصروف ہو یہ یقیناً تمہیں خدا کی پکڑ میں گرفتار کرے گی۔ تم پر بہت کھل کر اتمامِ حجت ہو چکی ہے خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اس سے ڈرو اور اس کی فکر کرو۔ قرآنی دلائل، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات، عقلی دلائل، زمینی اور آسمانی نشانات، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتیں اور آج تک ان کا جاری تسلسل تمہاری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی میں عامۃ المسلمین سے بھی کہتا ہوں کہ اگر وہ میری بات پر کان دھریں کہ وہ اپنی عقل سے کام لیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے، خدا تعالیٰ سے یہ رہنمائی چاہیں۔ جھوٹے دعوے کرنے والوں کے حق میں خدا تعالیٰ اس طرح صداقت کے ثبوت ظاہر نہیں فرماتا۔ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے یہ عذر کام نہیں آئے گا کہ ہمیں ان علماء نے ورغلایا تھا۔ پس ان نام نہاد علماء کی ہر بات پر آنکھیں بند کر کے یقین نہ کریں۔ بے نفس اور خالی الذہن ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں، دعا کریں اور رہنمائی چاہیں پھر خدا تعالیٰ بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ اپنے ذہنوں کو ہر قسم کے شکوک سے پاک کریں۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا کریں تب اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ یہ آج جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے والے سعید لوگ جو افریقہ میں بھی لاکھوں کی تعداد میں شامل ہو رہے ہیں، عرب ممالک سے بھی شامل ہو رہے ہیں۔ یورپ سے بھی شامل ہو رہے ہیں، امریکہ سے بھی شامل ہو رہے ہیں، جزائر سے بھی شامل ہو رہے ہیں، ایشیا سے بھی شامل ہو رہے ہیں ان کی شمولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ سچا ہے اور آپ خدا تعالیٰ کے فرستادہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں احمدیوں کو پھر یاددہانی کرواتا ہوں کہ آج جبکہ فتنہ وفساد اور مخالفت کی آندھیاں اپنا زور دکھا رہی ہیں ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا اور بچہ اپنے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور صداقت پر مزید مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعا کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ایمان میں پہلے سے بڑھاتا چلا جائے۔ اور تمام مسلمانوں کو دینِ واحد پر جمع ہونے کا نظارہ دکھائے۔ اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی ساکھ اور عظمت جو ہے وہ دوبارہ ہم اپنے سامنے زندگیوں میں دیکھ سکیں۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بڑی شان سے دنیا میں لہراتا ہوا ہم دیکھیں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب ہم دعا کریں گے دعا میں اپنے جہاں جماعت کے لئے، جماعت کی ترقی کے لئے، ہر ملک میں جماعت کے پھیلنے کے لئے، احمدیوں کے ثباتِ قدم کے لئے، استقامت کے لئے دعا کریں۔ واقفینِ زندگی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح رنگ میں جماعت کی خدمت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسیران کے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ شہداء کے لئے دعا کریں کہ انہوں نے جو عظیم قربانیاں دے کر ایک نئی روح ہمارے دلوں میں پھونکی ہے اس کو ہمیشہ ہم جاری رکھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ ان شہداء کے خاندانوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور استقامت اور حوصلہ عطا فرماتا رہے اور اپنی جناب سے ان کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر مشکل میں گرفتار اور مصیبت میں گرفتار احمدی کو اپنے فضل سے اس سے نجات دے۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔

چھ بج کر چالیس منٹ پر پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد مختلف زبانوں میں ترانوں کا ایمان افروز سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے افریقن گروپ نے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد اردو میں شہداء لاہور کے نام ترانہ پیش کیا گیا جس کے الفاظ یہ تھے:

شہیدان لاہور تم پر سلام　　　اے شہدان راہ خدا السلام

اس کے بعد کچھ اور ترانے پیش کئے گئے۔ ترانوں کے بعد حضور انور نے جلسہ سالانہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال 95 ممالک سے 28,675 احباب اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس لحاظ سے گزشتہ سال کی نسبت 11 ممالک زائد تھے اور شاملین کی تعداد میں بھی ایک ہزار کا اضافہ تھا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ

محترم محمود احمد صاحب عارف درویش (مرحوم)

(نصیر احمد عارف ۔ قادیان)

موت کا ایک وقت مقرر ہے جس سے کسی بھی ذی روح کو رستگاری نہیں مگر بحیثیت اشرف المخلوقات سرخرو وہی انسان ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو مقصود زندگی بنا کر تا حیات صبر واستقامت کا مومنانہ مظاہرہ کرتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ قوموں کی اجتماعی زندگی اور ترقی کا راز بھی یہی ہے کہ وہ اپنے اجداد کے کارناموں اور قربانیوں کو یاد رکھتی ہیں، انہیں اپنی زندگیوں کے لئے مشعل راہ بناتی ہیں اور ان کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں۔ اسی اصل کو مدنظر رکھ کر خاکسار آج اپنے پیارے ابّا جان محترم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش واقف زندگی مرحوم کے ذکر کو احاطۂ تحریر میں لانے کی کوشش کر رہا ہے۔

پیارے ابّا جان محترم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش ولد مکرم سردار حکیم شیر محمد صاحب مرحوم مورخہ 16-12-1925 کو موضع نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام رقیہ بیگم تھا۔ آپ کے والدین بچپن میں ہی وفات پا چکے تھے۔ آپ کی پرورش آپ کے تایا جان مکرم سردار غلام احمد صاحب نے کی۔ مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ 1938ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہو گئے۔ 1939ء میں جب دوسری عالمی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر آپ فوج میں بھرتی ہو گئے۔ 1944ء میں فوجی نوکری کے دوران ہی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے خط لکھا جسے حضور انورؓ نے بڑی شفقت منظور فرما لیا اور سروس جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز فرمایا کہ جب ضرورت ہو گی بلا لیا جائے گا۔ 1945ء میں جب عالمی جنگ ختم ہو گئی تو حضور انورؓ نے فوج چھوڑ کر قادیان آنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ 1946ء کے آخر میں قادیان حاضر ہو گئے۔ آپ نے قادیان آ کر قصر خلافت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقات کی۔ حضور انورؓ نے بڑی شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے آپ کی شعبہء حفاظت مرکز میں تقرری کا ارشاد فرمایا۔ کیونکہ ملک میں آزادی کی لہر پورے جوش وخروش کے ساتھ شروع ہو چکی تھی۔ ساتھ ہی قیام پاکستان کا مطالبہ بھی زوردار طریق پر چل رہا تھا۔ ملک میں بدامنی اور بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ اور ملک کے بیشتر حصّوں میں فسادات پھوٹ پڑے تھے۔ ان حالات میں قادیان کی حفاظت کے لئے شعبۂ حفاظت مرکز کا قیام وقت کی ایک اہم ضرورت تھی۔ اس محکمہ میں ڈیوٹی دینے والے جملہ کارکنان ریٹائرڈ فوجی افراد تھے جنہوں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس ذمہ داری کو بخوبی نبھایا۔ اور اس اہم جماعتی فریضہ کی بجا آوری میں بعض نے شہادت بھی پائی مگر اپنی مفوضہ ڈیوٹی میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں کی۔

آپ کی شادی 1945ء میں اپنے تایا مکرم سردار غلام احمد صاحب مرحوم کی بیٹی مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ سے ہوئی۔ 1947ء میں آپ کی اہلیہ بھی پاکستان چلی گئیں تھیں اور 1950ء میں حالات نارمل ہونے پر واپس قادیان آئیں۔ شادی کے سات سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے درویشانہ زندگی کی برکت سے جہاں بے شمار دیگر برکتیں عطا فرمائیں وہاں اولاد کی نعمت سے بھی نوازا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں جو اللہ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی۔ جبکہ خاکسار نصیر احمد عارف واقف زندگی دفتر اصلاح و ارشاد کے تحت خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

تقسیم ملک کے بعد جب حالات مکمل طور پر سازگار ہو گئے اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر قائم ہو گئے تو شعبہء حفاظت مرکز کے تعلیم یافتہ درویش نوجوانوں کو دفاتر میں کام کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔ اس طرح آپکو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں اعلیٰ رنگ میں خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ بطور نائب ناظر اعلیٰ، نائب ناظر تعلیم، نائب ناظر امور عامہ، آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ، ناظر بیت المال آمد وخرچ اور کئی مرتبہ قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ 1985ء میں ناظر بیت المال خرچ کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ بعدہٗ بطور نائب ناظم وقف جدید بیرون تقرر ہوا۔ اس عہدہ پر بھی آپ نے لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی۔ آخر کمزوری اور عمر کے تقاضا کی بنا پر 2005ء میں اس خدمت سے سبکدوش ہوئے۔ آپ نے نہایت لگن اور جذبہ سے تمام دفاتر میں خدمات سرانجام دیں۔ ساری درویشانہ زندگی نہایت صبر وشکر سے گزاری اور ہمیشہ سلسلہ سے وفا کی۔ تنگی کے ادوار میں بھی کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ آبائی جائیداد کی بھی کوئی پروا نہیں کی اور آخری وقت تک درِ مسیح پر دھونی رمائے بیٹھے رہے۔

آپ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کے خاص رفقاء میں سے تھے۔ میاں صاحب سے آپ کا ذاتی تعلق تھا۔

آپ نے 14/8/44 میں 1/10 کی وصیت کی اور پھر 17/5/61 میں 1/9 کی وصیت کر دی۔ 1982ء میں آپ کو انتخاب خلافت رابعہ کے موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی نمائندگی کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح 1988ء میں آپ کو جلسہ سالانہ UK میں بھی بطور نمائندہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شامل ہونے کی توفیق ملی۔ محترم ابّا جان 25 فروری 2009ء بروز بدھ صبح 4 بجے مولائے حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز یعنی 26 فروری کو جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ اسی روز قادیان میں شوریٰ کا اجلاس تھا۔ جس میں شمولیت کے لئے ہندوستان کے تمام صوبہ جات سے امراء وصدر صاحبان تشریف لائے تھے۔ اس طرح آپ کے جنازہ میں پورے ہندوستان کی نمائندگی ہو گئی۔ بعد جنازہ آپ کی تدفین قطعہ درویشان میں ہوئی اور بعد تدفین مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے ہی دعا کروائی۔ مورخہ 27 فروری کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح لنڈن میں نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تیسرا جنازہ مکرم محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان کا ہے۔ انہوں نے 25 فروری کو 84 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بھی نہایت نیک متقی نمازوں کے پابند صابر شاکر انسان تھے۔ درویشان تقریباً سارے ہی صابر شاکر ہیں۔ نوجوانی میں شیخوپورہ سے قادیان ہجرت کر گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر فوج میں بھرتی ہوئے اور پھر آپ کے حکم سے ہی فوج چھوڑ دی اور جماعت کی خدمت پر آ گئے۔ آپ نے ناظر بیت المال آمد وخرچ اور بعد میں نائب ناظم وقف جدید بیرون کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے نصیر احمد عارف صاحب کو نظارت امور عامہ قادیان میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔" (والد صاحب کی وفات کے وقت خاکسار نظارت امور عامہ میں تھا اب خاکسار دفتر اصلاح و ارشاد میں خدمت بجالا رہا ہے)۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم ابّا جان مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کی تمام خدمات کو قبول کرتے ہوئے آپ کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے، جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

جاپان کے انٹرنیشنل بک فیئر میں جماعت جاپان کی شرکت

جاپان کے شاہی خاندان کے افراد کو اسلامی لٹریچر کا تحفہ۔

ایرانی سفیر کو درثمین فارسی اور سعودی سفیر کو القصائد الاحمدیہ اور عربی کتب کے تحائف دیئے گئے۔

جاپانی طلباء اور پروفیسرز کی جاپانی ترجمہ قرآن کریم اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں دلچسپی۔

قریباً دس ہزار افراد نے جماعتی بکسٹال کو وزٹ کیا۔ زائرین کے خوشکن تأثرات

(رپورٹ: انیس احمد ندیم۔ مبلغ انچارج جاپان)

1996ء میں ٹوکیو میں انٹرنیشنل بُک فیئر کا آغاز ہوا جس میں امسال ایک ہزار سے زائد پبلشرز، ممالک اور دیگر تنظیموں نے اپنے بُک سٹال لگائے۔ ایک ریکارڈ تعداد میں 87 ہزار سے زائد افراد اس کتاب میلہ میں شریک ہوئے۔ شرکت کرنے والے افراد کی اکثریت علم دوست اور کتب میں دلچسپی رکھنے والوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس لیے یہ بہت مفید موقع ہوتا ہے کہ اس سے استفادہ کیا جائے اور اسلام احمدیت کا پیغام اہل جاپان تک پہنچایا جائے۔

مؤرخہ 8 جولائی کو صبح 10 بجے جاپان کے شہزادہ prince Akishinomiya نے 17ویں بُک فیئر کا باضابطہ افتتاح کیا۔ ہر سال بُک فیئر کا ایک theme ہوتا ہے۔ امسال کے لیے سعودی عرب کو منتخب کیا گیا تھا۔ افتتاح کے بعد شہزادے نے چند سٹال وزٹ کئے۔ ہمارے احمدی داعیان الیٰ اللہ نے شہزادہ اور ان کی اہلیہ کو بھی ''اسلامی اصول کی فلاسفی''، ''ایک مردِ خدا'' اور اسلام کی امتیازی خصوصیات سے متعلق لٹریچر پیش کیا اور الحمدللہ جاپان کے شاہی خاندان تک بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی توفیق پائی۔

جماعت احمدیہ کا سٹال سادہ لیکن سب سے ممتاز تھا کہ یہاں دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اس کی زینت میں اضافہ کر رہے تھے۔ جاپانی زبان میں ترجمۃ القرآن، اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح، اسلام کی امتیازی خصوصیات، حقیقی جہاد، مسیح کا ظہور اور امن کا پیغام کے علاوہ بہت سا لٹریچر آنے والوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

چار روز کتاب میلہ میں جاپانیوں کی اکثریت کے علاوہ سعودی عرب، ایران، انگلستان، آسٹریلیا، برازیل، یمن، امریکہ، سوڈان، ہانگ کانگ، انڈونیشیا، ویتنام، کوریا، چین، بھارت، فرانس، ناروے، سپین، برما، تھائی لینڈ اور دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ہمارا سٹال وزٹ کیا اور الحمدللہ جس ملک سے بھی visiter آیا اس کی ملکی زبان میں لٹریچر ہمارے پاس موجود تھا۔ نیز جاپانی کے علاوہ، اردو، عربی، فرنچ، سپینش، انڈونیشن، ملیالم، بنگالی، انگریزی اور فارسی زبان میں کسی حد تک بات چیت کرنے والے احباب جب آنے والے مہمانوں سے ان کی زبان میں مخاطب ہوتے تھے تو ایک اپنائیت کا احساس ان کے دل میں اجاگر ہوتا تھا۔

مؤرخہ 8 جولائی کو ایرانی سفیر نے جماعت احمدیہ کے سٹال کا دورہ کیا۔ انہیں درثمین فارسی اور چند دیگر فارسی کتب پیش کی گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام پڑھ کر تقریباً دس منٹ تک بات چیت ہوتی رہی اور وہ بار بار ماشاء اللہ کہہ کر حضرت اقدسؑ کے منظوم کلام سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ اسی طرح کروشیا کے سفیر نے 2006ء میں حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ دورہ جاپان کے دوران ہونے والی ملاقات کی یادوں کو تازہ کیا۔

ایک جاپانی پبلشنگ کمپنی نے اپنے سٹال پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے حوالہ سے ایک فرنچ کتاب کا ترجمہ شائع کر کے رکھا ہوا تھا جس میں آنحضرتؐ کے متعلق غلط باتیں درج تھیں۔ جب ہمیں اس کا علم ہوا تو ہمارے نوجوان داعیان الیٰ اللہ نے متعلقہ سٹال سے رابطہ کیا اور انہیں سمجھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا کے لئے مجسم رحمت اور انسانیت کے لئے محبت کا پیغام تھے اور ہم ان سے محبت رکھنے والے ہیں۔ یہ مناسب نہیں کہ اس طرح لاعلمی میں آپ کی مبارک ذات کو نشانہ بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور اُس بک سٹال والوں نے وہ کتاب ہی اپنے سٹال سے اٹھا دی۔

سعودی عرب چونکہ امسال کے بُک فیئر کا theme تھا اس لئے سعودی عرب کے بہت سے لوگ روزانہ یہاں آتے رہے اور جب انہیں قصیدہ کے اشعار سنائے جاتے اور القصائد الاحمدیہ تحفہ کے طور پر پیش کی جاتی تو غیر معمولی خراج تحسین پیش کرتے۔ اسی طرح مجلّہ التّقوی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام حضور کے الفاظ میں اور اہل عرب کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات سے متعلق لٹریچر انہیں پیش کیا جاتا۔

بک فیئر کے دوران جاپان میں متعین سعودی عرب کے سفیر سے ملاقات کر کے درثمین عربی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ''اسلام اور عصر حاضر کے مسائل کا حل'' (عربی) پیش کی گئی۔ اور یہ کتب پیش کرتے وقت تعارف کے طور پر ان کو حضرت مسیح موعودؑ کے ایک دو عربی اشعار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں زبانی بھی سنائے گئے۔ انہوں نے فوری طور پر اپنی جیب سے عینک نکال کر درثمین عربی کے اشعار دیکھنے شروع کئے کہ اتنے میں قریب کھڑے ہوئے ان کے سیکرٹری تیزی سے ان کے پاس آئے اور عربی میں ان کو کتابیں لینے سے منع کیا۔ لیکن سفیر صاحب نے، جو عربی درثمین ملاحظہ کر رہے تھے، بے ساختہ فرمایا ''لَا لَا ، ھٰذا جَمِیْلٌ جَیّد'' کہ نہیں نہیں، یہ بہت خوبصورت اور عمدہ کلام ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے دونوں کتابیں لے لیں۔

ایک امریکی ہمارے سٹال پر آیا اور Murder in the name of Allah کتاب کو دیکھ کر کہنے لگا کہ جب یہ امریکہ میں لانچ ہوئی تھی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقدہ اس تقریب میں شریک تھا۔

ایک جاپانی نوجوان نے Love for all hatred for none کا سلوگن دیکھا تو کہنے لگا کہ فرینکفرٹ میں بھی مَیں نے ایک جگہ یہ سلوگن لکھا دیکھا ہے اور اس وقت سے یہ مجھے پسند تھا۔

ایک چینی شخص نے ہمارے سٹال پر مکرم عثمان چینی صاحب کا ترجمہ قرآن کریم دیکھا تو بہت خوشی کا اظہار کیا کہ انہوں نے بہت دلچسپ ترجمہ کیا ہے اور کہنے لگے کہ یہ میرے پاس موجود ہے اور اسے پڑھتا ہوں۔

مصر سے آئے ہوئے ایک پروفیسر مکرم احمد ذکی صاحب کو جب ہم نے تبلیغی خط اور ایک عربی کتاب پیش کی تو انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور آپ کے ٹی وی کا بہت بڑا مداح ہوں اور جو خدمت آپ اسلام کی کر رہے ہیں دعا گو ہوں کہ ہم سب کو اس کی توفیق ملے۔ انہوں نے ایم ٹی اے جاپان کی ٹیم کو اپنا انٹرویو بھی ریکارڈ کروایا۔

بک فیئر کی انتظامیہ کی ایک رکن Ms Han آخری روز انتظامی جائزہ لیتے ہوئے جب جماعت احمدیہ کے سٹال پر آئی تو دوران گفتگو سوال کیا کہ اس تنظیم میں مختلف ملکوں کے لوگ نظر آتے ہیں۔ یہ اصل میں کس ملک کی جماعت ہے؟ اس پر جب موصوفہ کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروا کے بتایا گیا کہ احمدیت کے ذریعہ کس طرح قومی اور جغرافیائی حدود سے بالا ہو کر دنیا کی مختلف نسلوں کے لوگ ایک محبت بھرا نظام اخوت بنا رہے ہیں تو یہ باتیں سنتے ہوئے محترمہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے اور کہنے لگیں کہ یہ تو بڑی خوبصورت جماعت ہے اور میں تو یہ باتیں سن کر اپنے آنسو روک نہ سکی ہوں۔

جماعت احمدیہ کے سٹال کے دونوں اطراف احمدی داعیان الیٰ اللہ مسکراتے ہوئے آنے والے مہمانوں کو جاپانی میں سلام کرتے۔ مسیح کا ظہور، جہاد کی حقیقت اور امن کا پیغام نامی مختصر فولڈرز انہیں پیش کرتے ہوئے اپنے سٹال پر آنے کی دعوت دیتے۔ سٹال پر ایک ٹیم جاپانی زبان میں ترجمۃ القرآن اور اسلامی اصول کی فلاسفی اور دوسرے لٹریچر کا تعارف کرواتی اور بہت کم ایسے جاپانی تھے جو کچھ نہ کچھ خریدے بغیر وہاں سے رخصت ہوتے۔

اس موقع پر بہت سے ایمان افروز واقعات پیش آئے لیکن ایک ایسا دلچسپ واقعہ پیش آیا کہ اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ بک سٹال کے تیسرے دن ہمارے ایک داعی الیٰ اللہ ایک جاپانی احمدی کو قرآن کریم کا تعارف کروا کر قائل کر رہے تھے کہ اسے پڑھیں اور خریدیں۔ اُس جاپانی دوست نے پوچھا کہ اس کی قیمت کتنی ہے؟ عصمت اللہ صاحب نے جواب دیا کہ عام بک سٹورز پر قیمت پانچ ہزار ہے لیکن ہم نے دو ہزار ین مقرر کی ہے۔ وہ جاپانی کہنے لگا کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ اگر بیس ین ہو تو پھر مَیں سوچ سکتا ہوں کہ خریدوں۔ یہی جاپانی ڈیڑھ دو گھنٹے بعد واپس آیا اور کہنے لگا کہ عصمت اللہ صاحب کدھر ہیں۔ اس طرح میری ان سے بات ہوئی تھی اور مَیں نے بڑی غلطی کی ہے جو قرآن کریم جیسی کتاب کے بارہ میں ایسے کہا ہے، مَیں اپنی گستاخی پر معافی مانگتا ہوں اور دو ہزار ین میں اسے خرید رہا ہوں۔ جب عصمت اللہ صاحب واپس آئیں تو انہیں ضرور بتائیں کہ مَیں نے قرآن کریم خریدا ہے اور اپنی غلطی پر نادم ہوں۔

ایک خاتون ہمارے سٹال پر آئیں۔ ان کو قران مجید اور دیگر کتب کا تعارف کروایا گیا تو دیر تک قرآن مجید کے اوراق پلٹ پلٹ کے دیکھتی رہیں لیکن باوجود قائل کرنے کے خرید نہ کیا اور چلی گئیں۔ کافی دیر کے بعد خود ہی واپس آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے غور کیا ہے تو مجھے احساس ہوا ہے کہ یہ کتاب ضرور لینی چاہئے۔ چنانچہ قرآن مجید خرید کر لے گئیں۔

پہلے جاپانی احمدی مسلمان مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب جنہیں جاپانی زبان میں ترجمہ قرآن کی توفیق ملی ہے وہ چاروں دن ہمارے سٹال پر موجود رہے اور جو جاپانی افراد قرآن کریم خریدتے کوبایاشی صاحب انہیں بڑے خوبصورت انداز میں احساس دلاتے کہ یہ بہت آسان کتاب ہے اور علموں کا خزانہ ہے۔

چار روزہ کتاب میلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا اور یہ نظر آ رہا تھا کہ اس علاقہ میں سب سے زیادہ رش ہمارے سٹال پر تھا۔ ہر وقت لوگ کھڑے رہتے، سوال و جواب کرتے، لٹریچر کا مطالعہ کرتے اور علم و معرفت کے یہ خزائن اپنے ساتھ لے جاتے۔ ایک اندازہ کے مطابق تقریباً دس ہزار کے قریب مہمانوں نے ہمارا بُک سٹال وزٹ کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تقاریر میں سے لئے گئے اقتباسات پر مشتمل امن کا پیغام ایک ہزار کی تعداد میں۔ ''مسیح کا ظہور'' 1200 کی تعداد میں۔ ہمارے عقائد 1200 کی تعداد میں، جہاد کی حقیقت کا فولڈر 4000 سے زائد کی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا۔ انڈونیشن، عربی، چینی، کورین اور دیگر زبانوں کا لٹریچر اس کے علاوہ تھا۔

قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا جاپانی ترجمہ سب سے زیادہ فروخت ہوا اور الحمدللہ ایک لاکھ 75 ہزار ین کی سیل (Sale) ہوئی۔ چھوٹے بچوں سمیت احمدی احباب نے بڑی محبت، حوصلہ اور مسکراتے چہروں کے ساتھ دعوت الی اللہ کے اس فریضہ کو ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور جن لوگوں کو یہ علمی خزائن پہنچے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے قلوب اور گھروں کو اس کے نور سے منور کرے۔ آمین

✡✡✡✡✡✡✡

تنزانیہ کے شہر سونگیا (Songia) میں MTA کی کیبل نیٹ ورک میں شمولیت

(عابد محمود بھٹی ۔ مبلغ سلسلہ رُووُوما ریجن۔ تنزانیہ)

سونگیا، تنزانیہ کے جنوب میں ریجن رُوُوما (Ruvuma) کا مرکزی شہر ہے۔ اور دارالسلام سے ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ شہر کی آبادی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک ملین ایک لاکھ سترہ ہزار (1,117.000) نفوس سے تجاوز کر چکی ہے۔ جبکہ آبادی کا 75 فیصد حصہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

سونگیا (Songia) تنزانیہ کا وہ پہلا شہر ہے جس میں جماعت احمدیہ کا ٹی وی چینل "MTA" کیبل نیٹ ورک میں شامل ہے اور پورے شہر میں جس جس گھر میں بھی کیبل کنکشن ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو MTA سب گھروں میں میسر ہے۔ اور چوبیس گھنٹے تبلیغ کا راستہ کھل گیا ہے۔ گزشتہ کئی مہینوں سے خاکسار کی کوشش تھی کہ MTA کیبل نیٹ ورک میں شامل ہو جائے لیکن کوئی نہ کوئی روک آڑے آجاتی تھی۔ اس دفعہ جولائی 2010ء میں خاکسار نے نیٹ ورک والوں سے رابطہ کیا تو مجھے سٹوڈیو پہنچنے کا کہا گیا۔ مختصر سی بات کے بعد ہی انہوں نے رضامندی ظاہر کر دی اور دوسرے دن صبح نیٹ ورک والوں نے فون کر کے بتایا کہ MTA سارے شہر میں مہیا کر دیا گیا ہے اور دیکھا جا سکتا ہے۔ الحمدللہ۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ روحوں کو اس روحانی چشمہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔

✡✡✡✡✡

آج کا دن واقعی بڑا مبارک اور برکتوں والا دن تھا جب حضور انور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان کی "مسجد مبارک" کی اینٹ کے ساتھ اس پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے تھے۔

آئرلینڈ کے نیشنل اخبار "The Irish Times" اور ان کے نیشنل ٹی وی RTE کے نمائندے حضور انور کی آمد سے قبل ہی یہاں پہنچے ہوئے تھے اور آج کی اس اہم تقریب کو کوریج دے رہے تھے۔ MTA کی ٹیم بھی ان تاریخی لمحات کی کوریج کے لئے موجود تھی۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مبارک محمود خان صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ آئرش احمدی دوست مکرم یوسف Pender صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد مبارک" قادیان کی اینٹ سنگ بنیاد کے طور پر رکھی۔ اینٹ رکھنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی وہ انگلیاں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھیاں "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" اور "مولا بس" پہنی ہوئی تھیں اس اینٹ کے اوپر رکھیں اور دعا کی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ رکھی۔

بعد ازاں درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو علی الترتیب اینٹیں رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ، مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، مکرم ابراہیم نونن صاحب مبلغ آئرلینڈ، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن، مکرم عبدالرزاق شیخ صاحب نمائندہ انٹرنیشنل احمدیہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن۔ مکرم ڈاکٹر طارق شہزاد چیمہ صاحب نیشنل صدر انصاراللہ آئرلینڈ، مکرم فضل الرحمٰن بٹ صاحب نیشنل صدر خدام الاحمدیہ آئرلینڈ، مکرمہ مسز طیبہ مشہود صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ، مکرم ڈاکٹر انور ملک صاحب صدر جماعت ویسٹ ریجن، مکرم ڈاکٹر ہمایوں ملک صاحب صدر جماعت ایسٹ ریجن، مکرم ڈاکٹر مبارک محمود خان صاحب صدر جماعت ساؤتھ ویسٹ، مکرم یوسف Pender صاحب آئرش احمدی، مکرمہ مسز ایما اعجاز صاحبہ آئرش احمدی، مکرمہ مسز عتیقہ فرید صاحبہ (آئرلینڈ کی پہلی آئرش احمدی خاتون حنیفہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی نواسی)، عزیزم حارث خان واقف نو، عزیزہ قرۃ العین واقفہ نو، عزیزم عبدالباسط جنجوعہ آئرلینڈ میں پیدا ہونے والا پہلا (Irish Born) واقف نو۔

اینٹیں رکھے جانے کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد تین خدام نے کورس کی صورت میں ایک دعائیہ ترانہ پیش کیا۔

خلافت کا یوں تو ہے ہر دن مبارک
مبارک ہمیں آج کا دن مبارک
ہمیں سوچنے کا طریقہ دیا ہے
نئی زندگی کا سلیقہ دیا ہے
فتوحات کا ربّ نے وعدہ کیا ہے
خلافت کا فیضان تازہ کیا ہے
تیرے دور کا لمحہ لمحہ مبارک
مبارک ہمیں آج کا دن مبارک
ہمیں کل کی خوشیاں نظر آرہی ہیں
معطر ہوائیں خبر لا رہی ہیں
عدو کی نگاہیں جو کترا رہی ہیں
دعائیں تری جو ثمر لا رہی ہیں
مکیں بھی مبارک ، مکاں بھی مبارک
مبارک ہمیں آج کا دن مبارک

اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے مل کر کورس کی صورت میں درج ذیل دعائیہ ترانہ پیش کیا جس کا پہلا بند درج ذیل ہے۔

اے طرح دار ، قدسی صفت دلربا
مرحبا ، مرحبا ، مرحبا ، مرحبا
اے مدت سے پلکیں بچھائے ہوئے
ہم نے دیکھا فقط آپ کا راستہ
مرحبا ، مرحبا ، مرحبا ، مرحبا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام کا ترانہ سننے کے بعد بچیوں کے پاس تشریف لے آئے اور ان کا ترانہ سنا۔ یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض احباب سے ازراہ شفقت گفتگو فرمائی اور شرف مصافحہ بخشا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیشنل صدر سے اس قطعہ زمین میں موجود مکان کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا کہ یہ مبلغ کی رہائش کے لئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ نیشنل صدر صاحب نے بتایا کہ اس وقت اس کا استعمال عارضی طور پر بعض ضرورتوں کے لئے کیا جارہا ہے۔ اس کی مزید توسیع اور Renovation کے بعد یہ مبلغ کی رہائش کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

مسجد کا قطعہ زمین سڑک کے اوپر ہے۔ لیکن جس حصہ پر مسجد تعمیر کی جارہی ہے وہ سڑک والے ملحقہ حصہ کی نسبت بلندی پر ہے۔ اس لئے اس مسجد کا گنبد اور مینار دور سے نظر آئیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس جگہ آمد اور واپس روانگی تک پولیس کی ایک گاڑی ڈیوٹی پر موجود رہی اور یہاں سے واپس جاتے ہوئے بھی پولیس نے راستہ کلیئر کروایا۔ سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد سوا پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

"مسجد مریم" گالوے شہر کے علاقہ BallyBrit میں تعمیر ہو رہی ہے۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ قریباً پونے ایک ایکڑ ہے۔ یہ جگہ 2009ء میں پانچ لاکھ پندرہ ہزار یورو کی لاگت سے خریدی گئی۔ اور اب اس کی تعمیر پر پانچ لاکھ یورو اخراجات کا اندازہ ہے۔ اس مسجد میں مردوں اور خواتین کے علیحدہ علیحدہ ہال ہوں گے۔ تعمیری حصہ کا رقبہ 2355 مربع فٹ ہے۔ مسجد میں 120 نمازیوں کی گنجائش ہوگی۔ مسجد کے ساتھ دو کمرے بطور دفاتر تعمیر کئے جائیں گے۔ اس قطعہ زمین پر جہاں مسجد تعمیر ہو رہی ہے پہلے سے تعمیر شدہ ایک مکان موجود ہے جو کہ مزید توسیع کے بعد بطور مشن ہاؤس استعمال ہوگا۔

پریس اور میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مسجد کی تعمیر کا ذکر آئرش پریس اور میڈیا میں غیر معمولی طور پر ہوا۔

✿ ....ریڈیو "Galway Bay FM" نے جمعہ کے روز چار بجے اور چھ بجے اور جمعرات آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آئرلینڈ میں آمد اور مسجد کے سنگ بنیاد سے متعلق بڑی تفصیل سے خبر دی۔

اس ریڈیو سٹیشن نے خبر نشر کرتے ہوئے کہا:

'اسلام کی ایک برانچ کے عالمی لیڈر گالوے شہر کی پہلی مسجد کا آج شام سنگ بنیاد رکھیں گے۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ ہیں۔ دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد قریباً ایک سو پچاس ملین سے زیادہ ہے۔ شہر میں ہونے والے استقبالیہ میں احمدیہ کمیونٹی کے نمائندگان کے علاوہ حکومتی افسران، سیاستدان اور دیگر حکام شرکت کریں گے۔

مسجد جو کہ "Old Monivea Road" پر واقع ہوگی کا کام دو یا تین مہینوں میں شروع ہونا متوقع ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ممبران حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی آمد کو ایک سنگ میل قرار دیتے ہیں اور آئرلینڈ کے اس مغربی حصہ میں دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

آپ کی تشریف آوری کا مقصد جہاں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ممبران سے ملنا ہے وہاں مغربی آئرلینڈ کو محبت اور امن کا پیغام پہنچانا بھی ہے۔

آپ کی آئرش سوسائٹی کے اعلیٰ نمائندگان سے ملاقات متوقع ہے۔ اگرچہ آپ احمدیہ مسلم کمیونٹی کی ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے آرہے ہیں لیکن دراصل آپ کی آمد کا مقصد ایک پیغام کی ترویج ہے اور وہ یہ ہے کہ محبت کا، امن وسلامتی کا پیغام عام کیا جائے اور نفرت کو ختم کیا جائے۔

✿ ....آئرلینڈ کے ایک نیشنل ٹی وی "RTE TV" نے سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد رات نو بجے کی خبروں میں یہ خبر نشر کی۔

آج شام کاؤنٹی گالوے کی پہلی مسلم مسجد کا سنگ بنیاد احمدیہ مسلم کمیونٹی کے سربراہ نے رکھا۔ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس نے یہ تقریب Bally Brit میں منعقد کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ امید رکھتے ہیں کہ مسجد کے بننے سے بین المذاہب گفتگو میں اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور اس مسجد کی تعمیر سے معاشرے میں امن اور بھائی چارے کی راہ ہموار ہوگی۔

گالوے میں گزشتہ تیس سال سے احمدیہ مسلم کمیونٹی ایک قلیل تعداد میں موجود ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی اور ان کی پوری دنیا میں تعداد تقریباً ایک سو ساٹھ ملین ہے۔

✿ ....آئرلینڈ کی سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اور نیشنل اخبار "The Irish Times" نے اپنی 18 ستمبر 2010ء کی اشاعت میں سنگ بنیاد کی تقریب کی خبر شائع کرتے ہوئے درج ذیل عنوان کے تحت لکھا:

"گالوے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا"۔

اس اخبار نے سنگ بنیاد کے موقع کی تصویر بھی شائع کی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنیادی اینٹ رکھنے کے بعد کھڑے ہیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا دوسری اینٹ رکھ رہی ہیں۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی کے عالمی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے گالوے میں مسجد کی جگہ میں پہلی اینٹ رکھی۔ ان کی اہلیہ اور کمیونٹی کے دیگر عہدیداران اور احباب نے بھی اس جگہ اینٹیں رکھیں۔

اخبار نے لکھا کہ "مسجد مریم" کے دروازے تمام مذاہب کے عام عبادت گزاروں کے لئے کھلے رہیں گے۔ اس بات کا اظہار کل رات آئرش احمدیہ مسلم جماعت نے کیا۔

اس تقریب سے کچھ گھنٹے قبل خلیفۃ المسیح نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ گالوے سے تمام دنیا کے بسنے والے احمدیوں کے لئے براہ راست نشر کیا گیا۔

احمدیہ مسلم جنہیں پاکستان میں ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے تین دہائیوں سے گالوے میں آباد ہیں اور کمیونٹی کے چوتھے سربراہ نے جماعت احمدیہ کی صد سالہ تقریبات کے دوران مغربی دارالحکومت گالوے کا 1989ء میں دورہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی پہلی مسجد گالوے شہر میں بنا رہی ہے۔ کیونکہ گالوے احمدیہ کمیونٹی کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

احمدیہ کمیونٹی کے سینکڑوں احباب نے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کی جس کے بعد دعا کی گئی اور ایک Civic Reception کا اہتمام کیا گیا۔

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿

اعلان

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

"ریسرچ سیل" ایسی تمام کتب/اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز: آفس: 0092476215953، Res:047614313،
Mob: 03344290902، فیکس نمبر: 0092476 211943
ای میل: tahqeeq@gmail.com, tahqeeq@yahoo.com, ayaz313@hotmail.com,

انچارج ریسرچ سیل۔ ربوہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کے 34ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

(ہدایت اللہ ہادی۔ کینیڈا)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا چونتیسواں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 2 جولائی 2010ء کو انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگا میں شروع ہوکر 4 جولائی 2010ء کو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں انیس (19) ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی جن میں امریکہ، انگلستان، پاکستان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، جنوبی افریقہ، کیمرون، ماریشس، جرمنی، فرانس، بلجیم، ناروے، بنگلہ دیش، آسٹریلیا، ڈنمارک، بھارت، گیانا، جمیکا اور ٹوباگو اور بعض دیگر ممالک کے عشاق احمدیت شامل تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال پندرہ ہزار سے زائد افراد نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

27 جون 2010ء کو نماز عصر کے بعد مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کی تقریب ہوئی جس میں ڈیڑھ ہزار سے زائد رضا کاروں نے شرکت کی اور محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مہمانوں کی خدمت اور نظم وضبط کی تلقین فرمائی۔

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں جماعت احمدیہ کے جید علماء نے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور تاریخ کی روشنی میں اسلام، دور حاضر کے جدید تقاضوں اور امت مسلمہ کی ذمہ داریوں پر بڑی پُر معارف اور ایمان افروز تقاریر کیں۔ اور خاص طور پر 28 مئی 2010ء کو مسجد دارالذکر اور مسجد بیت النور لاہور میں رونما ہونے والے اندوہناک واقعہ پر انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا۔ جہاں احمدیوں کو وحشیانہ ظالمانہ اور سفّاکانہ طریق سے شہید کیا گیا۔ امسال جلسہ سالانہ کے سٹیج پر بھی سورۃ البقرہ کی آیت 155 میں مذکورہ قرآن کریم کا یہ ارشاد کہ جو اللہ کی راہ میں شہید کئے جائیں ان کو مردے مت کہو بلکہ وہ تو ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں، جلی حروف میں لکھا گیا تھا۔

اس جلسہ میں درج ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ شہداء ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں، ابتلاؤں اور آزمائشوں کے بعد جماعت احمدیہ کی ترقی، اسلامی فقہی مکتبِ فکر اور آخری زمانہ کے حکم وعدل، آخری زمانہ قریب ہے یا آ گیا ہے؟ وقفِ عارضی ایک بابرکت منصوبہ اور ہماری ذمہ داریاں، اسلام اور بین الاقوامی امن، وطن سے محبت: اسلامی نقطہ نظر کے موضوعات پر انگریزی میں تقاریر ہوئیں۔

دوسرے دن پہلے اجلاس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاں نثار صحابہؓ کی بے مثال قربانیاں، دورِ مصائب میں آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کا صبر واستقلال،، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامی نام، راہ حق میں قربانیاں سیرت حضرت خاتم النبیین ﷺ کے موضوعات پر اردو میں تقاریر ہوئیں۔

جلسہ کے دوسرے روز تیسرے اجلاس میں بنی نوع انسان کی خدمات (Humanity First) پر ایک طائرانہ نظر کے موضوع پر ایک ڈاکومنٹری پیش کی گئی۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے افتتاحی اور اختتامی تقاریر کیں۔ ان کے علاوہ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نائب امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم کلیم احمد ملک صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب، مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب، مکرم مولانا ناصر محمود بٹ صاحب، مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب، مکرم پروفیسر عبدالرشید یحییٰ صاحب، مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب، مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب، مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب اور بعض دیگر علماء نے نہایت عالمانہ اور ایمان افروز تقاریر کیں۔

شہدائے لاہور کے لئے خراجِ عقیدت

ایک اجلاس میں مکرم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب نے 86 شہدائے لاہور کے اسمائے گرامی پڑھ کر سنائے اور انہیں جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے خراجِ عقیدت پیش کیا۔

اسی موقعہ پر دوران سال وفات پا جانے والے 37 احباب کے نام مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب نے پڑھ کر سنائے اور حسب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے لئے دعائے مغفرت کی تحریک کی۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے جلسہ گاہ میں زیادہ تر تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے ہی نشر ہوئیں۔ البتہ مورخہ 3 جولائی 2010ء کو دوسرے دن دوسرے اجلاس میں محترمہ مبارکہ میاں صاحبہ نے قرآن کریم کا حسن اور اس کی برکات (انگریزی)، محترمہ امۃ الکبیر مرزا صاحبہ نے سچے احمدی کی ماں زندہ باد (اردو)، محترمہ منزہ خان صاحبہ نے اسلام عورتوں کے حقوق کا محافظ (انگریزی) کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ ان کے علاوہ چند نو مبائع محترمہ شیریتہ حسن صاحبہ نے انگریزی میں احمدیت قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ نے صحابیات آنحضرت ﷺ کے موضوع پر اختتامی تقریر کی۔ مستورات کے جلسہ گاہ میں خواتین نے تمام تقاریر نہایت علمی اور تحقیقی تھیں۔ مستورات کی حاضری چھ ہزار سے زائد تھی۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز خواتین کے جلسہ گاہ میں تعلیمی ایوارڈ کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 59 طالبات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ بی بی امۃ الجمیل صاحبہ سلمہا اللہ نے تعلیمی ایوارڈ اور اسناد عطا کیں۔

مرکز بیت الاسلام مشن ہاؤس

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو کا وسیع وعریض قطعہ سرسبز وشاداب میدانوں اور رنگا رنگ پھولوں کی کیاریوں سے لدا ہوا تھا اور بہت ہی خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کا مرکز اور اس کے گردونواح میں احمدیہ دارالسلام یعنی پیس ویلج اپنی جگمگاتی ہوئی روشنیوں سے بقعہ نور بنے ہوئے تھے۔

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مسجد بیت الاسلام میں تہجد کی نماز اور درس حدیث باقاعدگی سے جاری رہا۔

تقریبِ علمِ انعامی وتعلیمی ایوارڈ

جلسہ سالانہ کے آخری دن جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق تقسیمِ علمِ انعامی اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 41 طلباء کو تعلیمی ایوارڈ اور اسناد دی گئیں۔

اختتامی اجلاس

ان کے علاوہ جلسہ سالانہ کے موقع پر وفاقی، صوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین، شہروں کے میئرز، مختلف ممالک کے قونصلروں، پولیس چیف، مختلف تنظیموں کے نمائندوں اور دانشوروں نے بھی شرکت کی اور حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت، امن وسلامتی، صلح وآشتی، اخوت ومحبت، اخلاص وایثار، نظم وضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم کینیڈا اور وزیر اعلیٰ صوبہ انٹاریو کے پیغامات ان کے خصوصی نمائندوں نے پڑھ کر سنائے اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کی خدمت میں پیش کئے۔ ان کے علاوہ لبرل پارٹی کے قائد کا براہِ راست پیغام نشر کیا گیا۔

معزز مقررین نے سانحہ لاہور پر اپنے افسوس اور دکھ کا اظہار کیا اور حکومتِ پاکستان اور میڈیا کے طرزِ عمل پر کڑی تنقید کی اور جماعت احمدیہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور پارلیمنٹ میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی جس میں اس افسوسناک واقعہ کی مذمت کی گئی۔

قرارداد عہد وفا

جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس میں مکرم امیر صاحب نے سانحہ لاہور کے ضمن میں ایک قرارداد پیش کی جو قرارداد عہد وفا کے نام سے موسوم ہے جس کو بالاتفاق تمام حاضرین جلسہ نے منظور کیا۔

میڈیا کوریج

جلسہ سالانہ کی کارروائی اور معزز مہمانوں کے انٹرویوز کو کینیڈین میڈیا نے جلی سرخیوں سے شائع کیا اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی بھرپور کوریج کی۔

یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے بہت ہی کامیاب رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی خیر وبرکت اور دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی جملہ برکات سے ہم سب کو وافر حصہ عطا کرے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

تنزانیہ میں عیدالفطر کے موقع پر خصوصی پروگرام

(رپورٹ: کریم الدین شمس۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو 12/ستمبر 2010ء بروز اتوار جامعہ احمدیہ تنزانیہ کو عیدالفطر کی مناسبت سے ایک خصوصی عشائیہ کے اہتمام کی توفیق ملی۔ جس میں بعض سرکاری عہدیداران، پولیس افسران اور عمائدین علاقہ کو مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر دارالسلام سے مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر ومشنری انچارج تنزانیہ بعض دیگر مبلغین کے ساتھ شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا سواحیلی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد علاقہ کی میونسپل کی چیئرمین مکرمہ Lydia Mbiaji صاحبہ نے تمام مہمانوں کا تعارف کروایا اور سب نے مختصر الفاظ میں جماعت کا شکریہ ادا کیا اور جماعتی کاموں کو سراہا۔

مہمانوں کی تقاریر کے آخر پر مکرم علی عیسیٰ علی صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت معاشرے میں امن وسکون کے فروغ اور خدمت خلق کے کاموں میں صف اول میں کھڑی ہے اور دیگر سب کو ان نمونوں کو اختیار کرنا چاہئے تا علاقہ میں پیار ومحبت اور امن وسلامتی کو فروغ ہو۔

پروگرام کی آخری تقریر مکرم طاہر محمود صاحب چوہدری امیر ومبلغ انچارج تنزانیہ کی تھی جنہوں نے دنیا بھر میں جماعتی رفاہی کوششوں اور خدمت خلق کے کاموں کا مختصر تذکرہ کیا۔

پروگرام کی ایک خاص بات یہ تھی کہ علاقہ میں بسنے والے غریب، بے سہارا اور کمزور اور بوڑھے افراد کو بھی مدعو کیا گیا۔ جن میں سے بعض کو پروگرام کے آخر پر بطور امداد تحائف بھی دئے گئے۔

پروگرام کے اختتام پر مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔

ملکی اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی کے بعض نمائندگان نے اس پروگرام کی کوریج دی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پروگرام کے بہت بابرکت اور نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

پہلے عوام پکڑے جاتے ہیں پھر خواص

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ 17/اپریل 1902ء بعد نماز مغرب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا:

”طاعون کے متعلق بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اکثر غریب مرتے ہیں اور امراء اور ہمارے بڑے بڑے مخالف ابھی تک بچے ہوئے ہیں۔ لیکن سنت اللہ یہی ہے کہ ائمۃ الکفر آخر میں پکڑے جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کے وقت میں جس قدر عذاب پہلے نازل ہوا ان سب میں فرعون بچا رہا۔ قرآن شریف میں بھی آیا ہے اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا (الرعد:42)۔ یعنی ابتدا عوام سے ہوتی ہے اور پھر خواص پکڑے جاتے ہیں۔ اور بعض کے بچانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہوتی ہے کہ انہوں نے آخر میں توبہ کرنی ہوتی ہے۔ یا اُن کی اولاد میں سے کسی نے اسلام قبول کرنا ہوتا ہے“۔

(ذکر حبیب صفحہ 293)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت حکیم محمد چراغ الدین صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7/اکتوبر 2008ء میں حضرت حکیم محمد چراغ الدین صاحبؓ کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔ آپؓ کے بیٹے حضرت منشی عبدالحق صاحبؓ خوشنویس (والد محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب) کو 1897ء میں بیعت کی توفیق ملی۔ اگرچہ حضرت حکیم صاحب بھی متعدد بار قادیان گئے۔ لیکن بیعت کیلئے انشراح نہ ہوا۔ آخر جب سیدنا حضرت مسیح موعودؑ مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے گئے تو وہاں پہنچ کر حکیم صاحب نے بیعت کی۔ آپؓ پابند صوم وصلوٰۃ، قرآن مجید کے عاشق تھے اور خدمت خلق ان کے دل کی تسکین تھی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے متعدد خطبات میں ان سے قادیان میں پہلی ملاقات کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے: ''ہمارے مولوی نور الحق صاحب کے دادا بھی ایسے لوگوں میں سے تھے یعنی لمبی عمر پانے والے۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی جن دنوں فالج کے حملہ سے بیمار تھے اسی سال خدام الاحمدیہ کا دفتر بن رہا تھا۔ میں وہ دفتر دیکھنے جارہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی بڑا تیز تیز چل کر میری طرف آرہا ہے۔ وہ مجھے ملا اور اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کا کیا نام ہے؟ انہوں نے اپنا نام بتایا اور کہا میں گجرات سے آیا ہوں۔ پھر انہوں نے پنجابی زبان میں کہا جہیڑا غلام رسول وزیرآبادی کہلاندائے میں اس دا حال پوچھنے آیا ہوں۔ یعنی غلام رسول وزیرآبادی جو کہلاتے ہیں ان کا حال دریافت کرنے آیا ہوں۔ حافظ غلام رسول صاحب ہماری جماعت میں بہت بڑے محترم سمجھے جاتے تھے مگر انہوں نے اس بے تکلفی سے ان کا نام لیا تو میں نے پوچھا کہ حافظ صاحب سے آپ کا کیا رشتہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ میرے بھتیجے ہیں۔ میں نے کہا معلوم ہوتا ہے آپ کے والد نے آخری عمر میں دوسری شادی کی تھی جس سے آپ پیدا ہوئے اس لئے آپ کی عمر ان سے چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ جدوں غلام رسول دی ماؤ دا ویاہ ہویا سی میں اٹھارہ سال دا ساں (یعنی جب غلام رسول صاحب کی والدہ کی شادی ہوئی تھی اس وقت میں اٹھارہ سال کا تھا)۔ بعد میں وہ 103 یا 107 سال کی عمر میں فوت ہوئے اور وہ اس عمر میں خوب چل پھر لیتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں بیس بیس پچیس پچیس میل پیدل چلا جاتا ہوں''۔

حضرت حکیم صاحبؓ کی وفات 7/اکتوبر 1942ء کو ہوئی۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپؓ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔

❁ ❁ ❁

مکرم ڈاکٹر چوہدری محمد نواز صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6/نومبر 2008ء میں مکرمہ ث۔ حمید صاحبہ اپنے والد محترم ڈاکٹر چوہدری محمد نواز صاحب سابق امیر ضلع اوکاڑہ کا ذکرخیر کرتی ہیں جو 27 مئی 2008ء کو لندن میں وفات پاگئے۔

محترم ڈاکٹر نواز صاحب 1936ء میں محترم چوہدری بشیر احمد بھٹلر صاحب (حوالدار پولیس) کے گھر موضع للیانی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا محترم چوہدری صمند خان صاحب للیانی کے ایک رئیس اور گاؤں کی پنچائت کے ممبر تھے۔ وہ اپنی شرافت، دیانتداری اور لیاقت کی وجہ سے علاقہ میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ پاکستان بننے کے وقت اُن کو ایک بھاری خزانہ ملا جسے انہوں نے حکومت پاکستان کے حوالہ کردیا۔

محترم ڈاکٹر نواز صاحب چار بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ ابتدائی تعلیم للیانی میں حاصل کی اور F.A. کرنے کے بعد ڈسپنسر کا امتحان پاس کیا اور بطور ڈسپنسر قصور کے مختلف دیہات میں سرکاری ملازم رہے۔ آپ کو دین سے لگاؤ اور مطالعہ کا شوق تھا۔ اکثر کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے زیرمطالعہ رہتی تھی۔ جب آپ بطور ڈسپنسر فتح پور نزد قصور میں ملازم تھے تو محترم چوہدری حبیب اللہ صاحب سیال شہید اور چوہدری امان اللہ سیال صاحب کے ذریعہ آپ کو جماعت کا تعارف ہوا۔ آپ نے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ شروع کردیا اور دونوں بزرگوں سے گفت و شنید بھی جاری رہتی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں پڑھ کر یہ فیصلہ تو ہوگیا کہ یہ الفاظ کسی جھوٹے کے نہیں ہوسکتے لیکن دوسری طرف مخالفین کی باتیں بھی ذہن میں آتیں۔ چنانچہ آپ نے دعا شروع کردی۔ ایک روز خواب دیکھ کر تمام شکوک دُور ہوگئے اور آپ نے بیعت کرلی۔ جب خاندان والوں کو یہ معلوم ہوا تو مخالفت کا ایک طوفان کھڑا ہوگیا اور آپ کا مکمل بائیکاٹ کردیا گیا۔ ملازمت میں بھی تنگیاں پیدا کی گئیں چنانچہ آپ نے استعفیٰ دیدیا لیکن احمدیت پر ثابت قدم رہے۔

پھر مخالفت کے باوجود آپ نے خاندان میں تبلیغ شروع کردی۔ پہلے آپ کے مخالف چچا چوہدری محمد صدیق صاحب نے آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں دعا کی اور ایک خواب دیکھ کر احمدیت قبول کرلی۔ کچھ عرصہ بعد آپ کی ایک بہن آپ کے ہاں آئیں تو ایک رسالہ پر حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر بتایا کہ یہ بزرگ تو میں نے خواب میں دیکھے ہیں کہ یہ امام مہدی ہیں۔ اس طرح وہ بھی احمدیت کی آغوش میں آگئیں۔

1971ء میں آپ موضع حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں شفٹ ہوگئے اور وہاں بحیثیت صدر جماعت خدمات بجالائے۔ پھر نائب امیر ضلع اوکاڑہ اور 1984ء میں امیر ضلع اوکاڑہ منتخب ہوئے۔ 1984ء کے نازک حالات میں غیرمعمولی خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ اوکاڑہ میں کئی احمدی اسیر راہ مولیٰ رہے۔ آپ اُن کو حوصلہ دیتے اور جماعتی ترقی کے اقدامات کرتے۔ 1987ء میں آپ کو جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کی توفیق بھی ملی۔

جلسہ سالانہ پر پابندی کے نتیجہ میں مرکزی فیصلہ کے مطابق آپ کے دورامارت میں 1986ء میں ضلع اوکاڑہ کا پہلا دو روزہ جلسہ موضع سنتو کھ داس میں منعقد ہوا جس میں 75 مرد وخواتین شریک ہوئے۔ شروع میں آپ اپنی جیب سے ہی ان جلسوں کا انتظام کرتے رہے اور پھر باقاعدہ جماعتی طور پر بجٹ مہیا ہوگیا اور یہ کامیاب جلسے بڑی شان سے منعقد ہوتے رہے۔ 1998ء میں اس جلسہ پر بھی پابندی لگائی گئی۔ اُس وقت جلسہ کی حاضری 1100 سے زائد ہوچکی تھی۔

محترم ڈاکٹر صاحب بڑی پُراثر تقریر کیا کرتے تھے۔ جب آپ امیر ضلع تھے تو مرکزی ہدایت پر دیگر اضلاع میں جاکر بھی تربیتی پروگرام کرتے۔ پھر آپ نے حویلی لکھا میں اپنی ڈسپنسری کھول لی۔ یہاں آپ اکیلے احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں غیرمعمولی شفا رکھی تھی اور لوگ دُور دُور سے علاج کے لئے آیا کرتے تھے۔ آپ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھے۔ اگر کوئی مریض رات نماز عشاء کے بعد آتا تو اس سے فیس نہیں لیتے تھے۔ اسی طرح مریض سے ایک دفعہ ہی فیس لیتے تو جب تک وہ شفا نہیں پا جاتا تھا اس وقت تک اس کا علاج جاری رکھتے۔ آپ کی دلی خواہش تھی کہ حویلی لکھا میں احمدیہ مسجد بھی بن جائے۔ چنانچہ اس کے لئے آپ نے ایک پلاٹ بھی خریدا۔

1999ء میں آپ نے موضع حویلی لکھا کے وسط میں ایک پلاٹ خریدا تاکہ وہاں پہ ذاتی مکان کو مزید وسیع کیا جائے اور اس سے جماعتی ضروریات بھی پوری ہوسکیں۔ جب مکان کی تعمیر شروع ہوئی تو مخالفین نے فساد برپا کردیا اور جلوس نے نیا تعمیر شدہ رہائشی مکان اور ڈسپنسری لُوٹ کر نذر آتش کردی۔ آپ نے فساد کے اندیشہ سے گھر کی خواتین کو پہلے ہی باہر بھجوادیا تھا۔ فسادی آئے تو آپ کو اپنے بیٹوں کے ساتھ دیوار پھلانگ کر ہمسایہ کے ہاں پناہ لینا پڑی۔ اس موقعے پر آپ نے نہایت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا اور اپنے دونوں نوجوان بیٹوں کو نصیحت کی کہ اگر تمہارے سامنے میری یا میرے سامنے تمہاری جان لیں تو شیروں کی طرح حوصلہ دکھاتے ہوئے جان دینی ہے۔

فساد کی شام مجسٹریٹ آیا اور اُلٹا آپ اور آپ کے بیٹوں پر نقض امن کا مقدمہ بنا کر انہیں گرفتار کرلیا۔ رات حوالات میں گزاری اور اگلے دن ساہیوال جیل بھیج دیا گیا جہاں انہیں خطرناک مجرموں والی قصوری چکی سات نمبر بلاک میں قید کردیا گیا۔ یہ جیل کے اندر جیل ہوتی ہے۔ تین دن وہاں رہنے کے بعد نسبتاً اچھی جگہ پر اور پھر B کلاس میں قید کردیا گیا۔ اسیری کے دوران افراد جماعت نے بہت خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضورؒ کی دعاؤں سے آٹھ دن بعد ضمانت پر رہائی ہوئی۔ چونکہ گھر جل چکا تھا اس لئے اہل خانہ مختلف رشتہ داروں کے پاس رہائش پذیر رہے اور پھر 2003ء میں کوارٹر بیوت الحمد میں رہائش اختیار کرلی۔ ستمبر 2004ء میں آپ اپنی فیملی کے چند افراد کے ساتھ انگلستان آگئے۔ یہاں لندن میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ڈاک کے شعبہ میں تادمِ آخر خدمت سرانجام دیتے رہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو خلافت احمدیہ سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ حضور انور کی دعاؤں سے ہر کام غیرمعمولی طور پر جلد اور بخیریت ہوتا چلا گیا۔ ایک بار ایسے بیمار ہوئے کہ ہسپتال میں داخل ہوگئے لیکن ڈاکٹروں کو بیماری کی کچھ سمجھ نہ آتی تھی۔ حضور انور نے دعا بھی کی اور ہومیوپیتھی کی ایک دوائی بھجوائی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صحت عطا فرمادی۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ بیمار ہوئے اور آخر 27 مئی کی صبح وفات پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

❁ ❁ ❁

مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3 نومبر 2008ء میں مکرم ملک نثار احمد صاحب آف کینیڈا نے اپنی اہلیہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ کا ذکرخیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ 2003ء میں ایک دن جمعہ کی نماز پڑھ کر جب میں واپس گھر میں داخل ہوا تو مرحومہ نے مجھ سے پوچھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک مریم شادی فنڈ میں آپ نے کتنا وعدہ لکھوایا ہے؟ میں نے بتایا کہ پچاس ڈالر۔ پھر میرے دریافت کرنے پر مرحومہ نے بتایا کہ میں نے پانچ سو ڈالر کا وعدہ لکھوایا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ وعدہ کس طرح پورا کریں گی جبکہ ہمیں کرایہ مکان اور چندہ جات وغیرہ ادا کرنے کے بعد ڈیڑھ سو ڈالر بچتے ہیں جس میں پورے ماہ کا کھانا پینا وغیرہ شامل ہے۔ جواباً کہنے لگیں بس آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ انہوں نے دن رات ایک کرکے قریشیا کی مدد سے ٹوپیاں اور میزپوش بنانے شروع کئے جن کو ہر جمعہ کو مسجد جاکر خواتین میں فروخت کردیتیں اور اس طرح اپنے وعدہ کو جلد ہی پورا ادا کردیا۔

خلافت سے وابستگی، اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت میں ہمیشہ پیش پیش دیکھا۔ ہر تحریک پر بھی ہمیشہ لبیک کہا۔ مرحومہ خوش مزاج بھی تھیں اور خوش آواز بھی۔ کئی نظمیں زبانی یاد تھیں۔ بے حد محنتی اور متوکل تھیں۔ قرآن کریم سے بہت محبت تھی اور بکثرت تلاوت کرنا معمول تھا۔ اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں۔ بچوں کی تربیت کا خوب حق ادا کیا۔ 14 جون 2007ء کو وفات پائی تو نعش ربوہ لے جائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

❁ ❁ ❁

رسالہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا جولائی تا ستمبر 2008ء میں شامل اشاعت مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

یہ وہ بازار کہ ہر دام خوشی سے حاضر
جان دیتا ہے خریدار بھی ہنستے ہنستے
دراصل موت میں آتی ہے نظر ان کو حیات
وہ جو جاتے ہیں سرِ دار بھی ہنستے ہنستے
یہ اسیرانِ وفا ہیں جو نظر آتے ہیں
پا بہ جولاں سرِ بازار بھی ہنستے ہنستے
ہم نے ہر حال میں سیکھا ہے تبسم کرنا
دشت بن جائیں گے گلزار بھی ہنستے ہنستے
اس کی آنکھوں میں تلاطم نہیں دیکھا تم نے
پار کرتا ہے جو گفتار بھی ہنستے ہنستے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
22nd October 2010 – 28th October 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273

Friday 22nd October 2010

00:00 MTA World News & Khabranama
00:40 Tilawat
00:55 Insight & Science and Medicine Review
01:30 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th March 1995.
02:30 Historic Facts
03:00 MTA World News & Khabranama
03:40 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:20 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1994.
05:20 Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Historic Facts
07:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:25 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:30 Siraiki Service
09:10 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at.
10:10 Indonesian Service
11:05 Seerat Sahaba Rasool
12:00 Live Friday sermon
13:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:35 Zinda Log
14:00 Bengali Service
15:00 Real Talk
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15 Friday Sermon [R]
17:25 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 14th September 2003.
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Friday Sermon [R]
21:40 Insight & Science and Medicine Review
22:10 MTA Variety
22:45 Reply to Allegations [R]

Saturday 23rd October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat
00:40 International Jama'at News
01:10 Liqa Ma'al Arab: rec. on 29th March 1995.
02:20 MTA World News & Khabarnama
02:55 Friday Sermon: rec. on 22nd October 2010.
04:00 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:25 Rah-e-Huda
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:05 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:40 Huzoor's Jalsa Salana Address
08:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 15th February 1984.
09:45 Yassarnal Qur'an
10:05 Friday Sermon [R]
11:15 Indonesian Service
12:15 Tilawat
12:25 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:05 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
14:10 Bangla Shomprochar
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:15 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Live Rah-e-Huda
18:15 MTA World News
18:30 Yassarnal Qur'an
18:50 Arabic Service
20:50 International Jama'at News
21:25 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:25 Rah-e-Huda [R]
23:55 Friday Sermon [R]

Sunday 24th October 2010

01:10 MTA World News & Khabarnama
01:45 Tilawat
01:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 30th March 1995.
03:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
03:20 Friday Sermon: rec. on 22nd October 2010.
04:30 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
05:10 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
07:25 Zinda Log
07:45 Faith Matters
08:50 Huzoor's Jalsa Salana Address
10:35 Indonesian Service
11:15 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 31st August 2007.
12:00 Tilawat
12:15 Dars-e-Hadith
12:20 Yassarnal Qur'an
12:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55 Bengali Service
13:50 Friday Sermon [R]
14:55 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Faith Matters [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:25 Arabic Service
20:30 Food for Thought
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:05 Friday Sermon [R]
23:15 Ashab-e-Ahmad

Monday 25th October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:05 International Jama'at News
01:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
01:55 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 4th April 1995.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:35 Friday Sermon: rec. on 22nd October 2010.
04:40 Food for Thought
05:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th May 1984.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:10 Zinda Log
07:40 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:35 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th December 1998.
09:40 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon.
10:40 MTA Variety: Masjid Mubarak in Qadian.
11:40 Tilawat
11:55 International Jama'at News
12:25 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: rec. on 9th October 2009.
14:50 MTA Variety [R]
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 21st March 1995.
20:35 International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:05 MTA Variety [R]
23:05 Friday Sermon [R]

Tuesday 26th October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Insight & Science and Medicine Review
01:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 5th April 1995.
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:20 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th December 1998.
04:25 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
05:10 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Science and Medicine Review & Insight
07:00 Zinda Log
07:30 Islam: A Religion of Peace – a lecture delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V at Roehampton University.
08:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 6th December 2009.
09:05 Question and Answer Session: recorded on 21st May 1984.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 11th December 2009.
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:25 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55 Science and Medicine Review & Insight
13:25 Bangla Shomprochar
14:30 Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 19th May 2004 in Germany.
15:25 Historic Facts
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Rah-e-Huda
18:10 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 10th September 2010.
20:35 Science and Medicine Review & Insight
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor. [R]
22:10 Khuddam Ijtema Address [R]
23:05 Huzoor's Address at Roehampton University.
23:35 Real Talk

Wednesday 27th October 2010

00:20 MTA World News & Khabarnama
00:50 Tilawat, Yassarnal Qur'an & Dars-e-Malfoozat
01:35 Liqa Ma'al Arab
02:35 Learning Arabic
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:30 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:00 Question and Answer Session: rec. 21/05/1984.
05:00 Huzoor's Address at Khuddam Ijtema
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40 Art Class: with Wayne Clements.
07:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:45 MTA Variety: Atfal Education Rally.
09:00 Question and Answer Session: recorded on 22nd May 1984.
09:50 Indonesian Service
10:50 Swahili Service
12:00 Tilawat
12:10 Zinda Log
12:35 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 13th June 1986.
13:30 Bangla Shomprochar
14:35 Rah-e-Huda
16:05 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:45 Faith Matters
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:40 Real Talk
20:20 Dars-e-Hadith
20:40 MTA Variety: Atfal Education Rally [R]
21:40 Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
22:50 From the Archives [R]
23:55 MTA World News & Khabarnama

Thursday 28th October 2010

00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:15 Liqa Ma'al Arab
02:20 MTA World News & Khabarnama
02:55 Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
03:15 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 13th June 1986.
04:15 Art Class: with Wayne Clements.
04:45 Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35 Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
07:15 Zinda Log: the martyrs of Ahmadiyyat.
08:10 Faith Matters
09:15 English Mulaqat: question and answer session with Huzoor and English speaking guests, recorded on 22nd May 1994.
10:15 Indonesian Service
11:15 Pushto Service
12:05 Tilawat
12:35 Zinda Log: the martyrs of Ahmadiyyat.
13:05 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 10th September 2010.
14:10 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th December 1994.
15:15 Masih Hindustan Main [R]
15:55 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25 Dars-e-Malfoozat
16:40 English Mulaqat [R]
17:40 MTA World News
18:10 Al Hiwar Al Mubashar: an Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, recorded on 6th September 2007.
20:15 Faith Matters [R]
21:20 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:25 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class.

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 15 October , 2010 | Issue No. 42

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ آئرلینڈ کی مختصر رپورٹ

38 فیملیز کے 137 افراد نے حضور انور سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور کی گالوے میں آمد کی مقامی اخبار میں تشہیر۔

گالوے (آئرلینڈ) سے پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ کی براہ راست عالمی نشریات۔ گالوے شہر کے علاقہ Bally Brit میں ''مسجد مریم'' کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب۔ قریباً پونے ایکڑ کے قطعہ زمین پر تعمیر ہونے والی مسجد پر پانچ لاکھ یورو کے اخراجات آئیں گے۔

مسجد مریم کے سنگ بنیاد کی تقریب کے حوالہ سے ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں کوریج۔

(آئرلینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

16 ستمبر 2010ء بروز جمعرات:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل Clayton کے ایک ہال میں (جو نمازوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے) تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ بڑی تعداد میں احباب جماعت مرد اور خواتین نماز فجر میں شامل ہوئے اور اپنے پیارے امام کی اقتداء میں نماز کی ادائیگی کی توفیق پائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور کے یہاں گالوے (Galway) میں قیام کے دوران ڈبلن (Dublin)، Cork اور Athlone کی جماعتوں سے فیملیز یہاں پہنچی ہوئی ہیں۔ بہت سی فیملیز تو اسی ہوٹل میں مقیم ہیں اور بعض قریب کی جگہوں پر ٹھہرے ہوئے ہیں اور حضور انور کے مبارک وجود سے برکتیں سمیٹ رہے ہیں اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کا کوئی لمحہ بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اپنے چھوٹے بچوں سمیت نمازوں میں شامل ہو رہے ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آئرلینڈ آمد پر جہاں احباب جماعت خوشی و مسرت سے معمور ہیں وہاں، یہاں کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی خوشی کا اظہار ہو رہا ہے۔ گالوے (Galway) شہر میں ہمارے مشن ہاؤس کے اردگرد آباد فیملیز نے مل کر اپنے علاقہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرتے ہوئے اور حضور انور کے اپنے ہاں خوش آمدید کہتے ہوئے حضور انور کو پھول بھجوائے اور اپنی محبت کا اظہار کیا۔

پروگرام کے مطابق آج شام فیملی ملاقاتیں تھیں۔ ہوٹل کے ہی ایک حصہ میں بعض کانفرنس روم حاصل کر کے فیملی ملاقاتوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

فیملی ملاقاتیں

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقاتیں شروع فرمائیں۔ آج جماعت گالوے (Galway) کے علاوہ Limerick, Cork اور Athlone کی جماعتوں سے آنے والی 38 فیملیز کے 137 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور کی خدمت میں اپنے مسائل اور مشکلات پیش کر کے دعا کی درخواست کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں لیں۔ بڑے بچوں کو حضور انور نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعائیں لیتے ہوئے اور برکتیں سمیٹے ہوئے یہاں سے رخصت ہوئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

آج لندن سے تین افراد مکرم خالد کرامت صاحب، عمر سفیر صاحب اور توقیر احمد صاحب پر مشتمل MTA کی ٹیم صبح سات بجے لندن سے روانہ ہو کر بذریعہ سڑک گیارہ گھنٹے کا سفر طے کر کے شام چھ بجے گالوے (آئرلینڈ) پہنچی اور آئرلینڈ پہنچتے ہی اگلے روز جمعۃ المبارک کی Live نشریات اور دیگر تقاریب کی ریکارڈنگ کے پروگرام کے لئے تیاری شروع کر دی۔

گالوے کے اخبار میں حضور کی آمد کی خبر

آج اخبار "Galway Advertiser" نے اپنی ویب سائٹ پر اپنی اشاعت 16 ستمبر 2010ء میں لکھا۔

''اسلامک لیڈر نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے''

''ورلڈ وائیڈ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے سپریم لیڈر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اس ویک اینڈ پر گالوے (Galway) کی بڑی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ قابل صد احترام! جو پاکستانی ہیں، پہلی دفعہ آئرلینڈ کا سفر اختیار کر رہے ہیں۔ وہ کل احمدیہ جماعت کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے جو علاقہ Bauybait میں تعمیر ہو رہی ہے۔ مسجد جس کا نام Virgin Mary کے نام پر ''مسجد مریم'' رکھا گیا ہے تکمیل پر سب کے لئے کھلی ہوگی۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب Clayton ہوٹل میں ساڑھے سات بجے ایک Civic Reception سے خطاب کریں گے جس میں وہ مختلف امور پر روشنی ڈالیں گے۔ جیسے سٹیٹ اور چرچ کو علیحدہ رکھنا۔ بین المذاہب گفتگو اور ایک دوسرے کو سمجھنا اور خیال رکھنا اور آپ کا پیغام بجائے تلوار کے جہاد کے قلم کا جہاد ہے۔

اس Reception میں منسٹر فار سوشل Protection گالوے شہر کے بشپ Mr. Martin Drennan، اسسٹنٹ Garda کمشنر Mr. Jon O'Mahony، لیبر پارٹی کے صدر Michael D Higgins نیز سٹی اور کاؤنٹی کے کونسلر شامل ہوں گے۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب انٹرنیشنل طور پر مذہبی اور روحانی پیشوا کے طور پر احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ کو کینیڈا کے وزیر اعظم نے چیمپئن آف پیس (Champion of Peace) کا ٹائٹل دیا ہے۔

17 ستمبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل Clayton کے ایک ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک اور آئرلینڈ کی سرزمین میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کے سنگ بنیاد کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل میں دو ہال لے کر کیا گیا تھا۔ ایک ہال میں مرد حضرات تھے اور دوسرے ہال میں خواتین تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ایک بجے تشریف لائے اور آئرلینڈ کی سرزمین سے اپنا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں گالوے (آئرلینڈ) میں (جو ایک پہلو سے زمین کا کنارہ ہے)۔ جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

(حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر 41، جلد 17 مورخہ 8 اکتوبر 2010ء میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

''مسجد مریم'' گالوے (Galway) کے سنگ بنیاد کی تقریب

آئرلینڈ کی سرزمین پر پہلی احمدیہ مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا وقت نزدیک آ رہا تھا۔ آئرلینڈ کے مختلف حصوں میں آباد احباب جماعت مرد و خواتین، بچے بوڑھے سبھی اپنے آقا کی آمد کے منتظر تھے اور بڑے منظم طریق سے سبھی اپنی مخصوص جگہوں پر کھڑے تھے۔ پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے بچیاں گروپس کی صورت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم ''یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی'' پڑھ رہی تھیں۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں